عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۱ | ۷تا۱۳ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۹تا۲۵/ جولائی ۲۰۰۲ء | شمارہ:۸

ایمان پر استقامت مؤمن کی برتری کی ضمانت

آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری امت

فتنہ قادیانیت اور پیغام اقبال

وعدہ خلافت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

گناہ کی توبہ اور معافی:

س:......ایک بچہ مسلمان گھرانہ میں پیدا ہوتا ہے اور اسی میں پل کر جوان ہوتا ہے' اس کے دل میں دین کی محبت بھی ہوتی ہے لیکن شیطان کے بہکانے پر گناہ بھی کر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہ کبیرہ میں بھی ملوث ہو جاتا ہے لیکن گناہ کبیرہ کرنے کے بعد اس کے دل کو سخت ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر توبہ کر لیتا ہے اور سچی توبہ کر لیتا ہے' کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ اس کو شرعی سزا دنیا میں نہ دی جائے اور نہ اس کے اقبال جرم کے علاوہ گناہ کا کوئی ثبوت موجود ہو۔

ج:...... آدمی سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ گناہگار کی توبہ قبول فرماتے ہیں اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور کسی بندے کا حق اس سے متعلق نہ ہو اور کسی کو اس گناہ کا پتہ بھی نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی سے اس گناہ کا اظہار نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ و استغفار کرے۔

معراج جسمانی کا ثبوت:

س:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی ہوئی تھی یا روحانی؟ برائے کرم تفصیلی جواب سے نوازیں کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوئی تھی۔

ج:...... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ''نشر الطیب'' میں لکھتے ہیں:

''تحقیق سوم...... جمہور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ معراج بیداری میں جسد کے ساتھ ہوئی اور دلیل اس کی اجماع ہے اور مستند اس اجماع کا یہ امور ہو سکتے ہیں۔'' (آگے اس کے دلائل ذکر فرماتے ہیں)۔

(نشر الطیب ص۸۰ مطبوعہ سہارنپور انڈیا)

اور علامہ سہیلیؒ ''الروض الانف'' شرح سیرت ابن ہشام میں لکھتے ہیں:

''مہلب نے شرح بخاری میں اہل علم کی ایک جماعت کا قول نقل کیا ہے کہ معراج دو مرتبہ ہوئی' ایک مرتبہ خواب میں' دوسری مرتبہ بیداری میں جسد شریف کے ساتھ۔'' (ص۲۴۴ ج اول)

اس سے معلوم ہوا کہ جن حضرات نے یہ فرمایا کہ معراج خواب میں ہوئی تھی' انہوں نے پہلے واقعہ کے بارے میں کہا ہے' ورنہ دوسرا واقعہ جو قرآن کریم اور احادیث متواترہ میں مذکور ہے' وہ بلاشبہ بیداری کا واقعہ ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام غیر شادی شدہ تھے:

س:...... میں نے ایف اے کی اسلامیات کی کتاب میں پڑھا ہے کہ: ''حضرت یحییٰ شادی شدہ ہیں۔'' جبکہ روزنامہ جنگ کے بچوں کے صفحہ میں لکھا ہے کہ: ''حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں''۔ کیا یہ سچ ہے کہ حضرت یحییٰ شادی شدہ نہیں ہیں؟

ج:...... جی ہاں! حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں پیغمبروں نے نکاح نہیں کیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو نکاح بھی کریں گے اور ان کے اولاد بھی ہو گی' جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے' اس لئے صرف حضرت یحییٰ علیہ السلام ہی ایسے ہیں جنہوں نے شادی نہیں کی' اس لئے قرآن کریم میں ان کو ''حصور'' فرمایا گیا ہے' اس لئے اگر آپ کی اسلامیات میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا شادی شدہ ہونا لکھا ہے تو غلط ہے۔

س:...... اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام غیر شادی شدہ ہیں تو ان کا ذکر قرآن مجید میں کیوں آیا ہے؟

ج:...... قرآن کریم میں تو ان کے شادی نہ کرنے کا ذکر آیا ہے' شادی کرنے کا نہیں۔

فرعون کی توبہ کا اعتبار نہیں:

س:...... ایک شخص کا کہنا ہے کہ جب فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل میں غرق ہوا اور ڈوبنے لگا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ! میں نے تیرے رب کو مان لیا' تیرا رب سچا اور سب سے برتر ہے' پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسے بذریعہ دعا کیوں نہیں اپنے رب سے بچایا؟ اب وہ شخص کہتا ہے کہ بروز قیامت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا کہ جب فرعون نے توبہ کر لی اور مجھے رب مان لیا تو اے موسیٰ! تو نے کیوں نہیں اس کے حق میں دعا کر کے اسے بچایا؟ وہ شخص اپنی بات پر مصر ہے کہ یہ سوال روز محشر موسیٰ علیہ السلام سے ضرور کیا جائے گا۔ آیا یہ نقطۂ نظر رکھنے والا شخص گناہگار ہو گا؟ وہ ٹھیک کہتا ہے یا غلط؟

ج:...... فرعون کا ڈوبتے وقت ایمان لانا معتبر نہیں تھا کیونکہ نزع کے وقت کی نہ توبہ قبول ہوتی ہے' نہ ایمان۔ اس شخص کا موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرنا بالکل غلط اور بے ہودہ ہے' اس کو اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ وہ نہ صرف گناہگار ہو رہا ہے بلکہ ایک جلیل القدر نبی پر اعتراض کفر کے زمرہ میں آتا ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱
۷ تا ۱۳ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵/ جولائی ۲۰۰۲ء
شمارہ:۸

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
آخری رسول اور آخری امت	6
ایمان پر استقامت مومن کی برتری کی ضمانت	11
فتنۂ قادیانیت اور پیغام اقبال	18
وعدہ خلافی	23
اخبار ختم نبوت	25

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کا ووٹر لسٹوں پر اعتراضات کے سرکاری حکم کی تعمیل سے انکار

ووٹر لسٹوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی نے جہاں مسلمانوں میں خوشی وانبساط کی کیفیت پیدا کی وہاں قادیانیوں کے سینوں میں اس فیصلہ کے خلاف بغاوت نے جنم لیا اور انہوں نے اس کے خلاف عملی بغاوت کا کھلم کھلا اظہار شروع کر دیا' ملکی قانون کی مخالفت کرنا تو ان کا پرانا وطیرہ ہے ہی۔ حکومت کی جانب سے اعلان کے بعد کہ جن قادیانیوں کے ناموں کو ووٹر لسٹ میں چیلنج کیا جائے گا اور ان کے ناموں کی مسلم ووٹر لسٹ میں شمولیت پر اعتراضات داخل کیے جائیں گے تو ریوائزنگ اتھارٹی یا افسر مجاز نظر ثانی اس قادیانی کو ایک نوٹس کے ذریعہ طلب کر کے اسے عقیدۂ ختم نبوت کے حلف نامہ پر دستخط کرنے کا پابند کرے گا اور اگر ووٹر حلف نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دے تو اس کا نام قادیانی ہونے کی وجہ سے ایک ضمنی فہرست میں غیر مسلم کی حیثیت سے درج کر دے گا۔ اطلاعات کے مطابق اندرون سندھ کے قادیانیوں نے ان نوٹسوں کی وصولی سے انکار کر دیا ہے۔ کنری سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ڈھائی ہزار قادیانیوں کے خلاف اعتراضات داخل کرائے گئے تھے' جس پر ریوائزنگ اتھارٹی نے انہیں نوٹس جاری کئے' جب بیلف شیر محمد' اللہ بچایو اور دیگر ان نوٹسوں کی تعمیل کروانے پہنچے تو قادیانیوں نے ان نوٹسوں کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا جبکہ بعض اطلاعات کے مطابق قادیانیوں نے اس موقع پر عدالتی اہلکاروں کو دھمکیاں بھی دیں' ان میں قادیانیوں کے ذمہ دار منور احمد بھٹی' امتیاز احمد بھٹی' شریف احمد اور فرحان ظفر سرفہرست تھے' حالانکہ عدالت کی جانب سے یہ بھی حکم تھا کہ دروازوں پر تعمیل کریں مگر بیلف کو دروازوں پر بھی اس حکم کی تعمیل نہیں کرنے دی گئی اور انہیں دھمکیاں دی گئیں کہ ہم پاکستان کے قوانین کو نہیں مانتے' جب بیلف نے قادیانیوں کو کہا کہ آپ عدالت کی توہین کر رہے ہیں تو قادیانیوں نے کہا کہ ہمیں جب تک برطانیہ سے (یعنی مرزا طاہر کی جانب سے) حکم نہیں ملے گا' ہم عدالتی حکم کی تعمیل نہیں کریں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی پاکستان کے وفادار نہیں بلکہ اپنے خود ساختہ خلیفہ اور گرو مرزا طاہر کے وفادار ہیں' ان کے نزدیک پاکستان کا قانون صرف اس صورت میں واجب الاتباع ہے جب اسے مرزا طاہر کی منظوری حاصل ہو۔ ہم حکومت کی توجہ اس جانب دلانا چاہتے ہیں کہ یہ بات ان بنیادی وجوہات میں سے ایک ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں علماء کرام اور عوام الناس کی جانب سے وقتاً فوقتاً قادیانیوں کو ملک کی کلیدی آسامیوں خصوصاً فوج اور اس سے ملحقہ اداروں سے علیحدہ کرنے کے مطالبات پیش کئے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! قادیانی پاکستان کی بقا کے لئے کسی اہم قدم اٹھانے سے پہلے بھی اپنے پیشوا سے احکامات لیں گے' اور اگر خدانخواستہ ان کے پیشوا کا حکم پاکستان کی بقا کے لئے کسی اہم قدم سے متصادم ہوگا تو قادیانی پاکستان کے بجائے اپنے پیشوا کے احکامات کی پیروی اور اپنی جماعت کے مفاد کو اولیت دیں گے' خواہ اس کا نتیجہ پاکستان کے لئے کتنا ہی خطرناک کیوں نہ ہو۔ ہم حکومت پاکستان سے سردست یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جن قادیانیوں نے عدالتی احکامات کی تعمیل میں رکاوٹ ڈالی ہے' بیلف کو دھمکیاں دی ہیں' یہ کہا ہے کہ ہم پاکستان کے قوانین کو نہیں مانتے اور یہ کہ ہمیں جب تک برطانیہ سے (یعنی مرزا طاہر کی جانب سے) حکم نہیں ملے گا' ہم حکم کی تعمیل نہیں کریں گے' ان قادیانیوں کے خلاف پاکستان سے بغاوت اور ملک سے غداری کے الزام میں مقدمہ قائم کیا جائے' نیز جن قادیانیوں کے بارے میں ریوائزنگ اتھارٹی کی جانب سے نوٹس جاری ہو چکے ہیں' انہیں ان نوٹسوں کی تعمیل کا پابند بنایا جائے۔

نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

مقبوضہ بیت المقدس سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مسجد اقصیٰ کی دیوار براق شریف سے پانی رسنے لگا ہے جس نے یہودی دینی وسائنسی حلقوں میں اختلاف رائے کو جنم دیا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کی رپورٹ کے مطابق یہودی ربیوں کا خیال ہے دیوار سے نکلنے والی رطوبت دراصل اللہ کا معجزہ ہے۔ یہودی عقیدہ کے مطابق دیوار براق مرحوم ہیکل کے لئے رو رہی ہے۔ یہودیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ واقعہ اسرائیل کے خاتمے کا اعلان اور حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی ہے' ان کا خیال ہے کہ دیوار سے رسنے والے پانی کو روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے بلکہ اسے یونہی رسنے دینا چاہئے۔ دوسری طرف آثار قدیمہ کے ماہرین اور سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ پانی مسجد اقصیٰ کے اندر پانی کی سپلائی لائن خراب ہونے کے باعث دیوار سے باہر رس رہا ہے۔ یہودیوں کے دینی وسائنسی حلقوں کے اختلاف رائے سے قطع نظر یہ بات بدیہی طور پر سامنے آتی ہے کہ اسلام کی طرح عیسائیت اور یہودیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے قائل ہیں۔ قادیانی حضرات اپنے

ختم نبوۃ

گرومرزا غلام احمد قادیانی کے اتباع میں اس کے بالکل برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ قادیانیوں نے اپنے مرکز قادیان میں نام نہاد مسجد اقصیٰ تعمیر کروائی اور مرزا کو مسیح ثابت کرنے کے لئے منارۃ المسیح تعمیر کیا گیا لیکن اس کے باوجود وفات مسیح کا نظریہ اور مرزا کی جھوٹی نبوت کا سکہ جمانے کی کوششیں کامیاب ثابت نہ ہوسکیں۔ اب بھی قادیانیوں کے لئے وقت ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی عقیدہ 'عقیدۂ ختم نبوت اور حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا اقرار کرکے امت مسلمہ میں شامل ہوجائیں ورنہ نزول مسیح کے بعد تو حضرت مسیح علیہ السلام کی زیر قیادت یہودیوں کا صفایا ہوجائے گا اور عیسائی مسلمان ہوجائیں گے۔ قادیانیوں کے عقائد تو مسلمانوں' عیسائیوں اور یہودیوں' تینوں میں سے کسی سے بھی مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتے' اس لئے انہیں اپنے انجام کی خیر منانی چاہئے۔

توہین رسالت وتوہین قرآن کے مجرم کی سنگساری

چک جھمرہ' فیصل آباد کے نواحی گاؤں چک نمبر ۱۰۳ ج ب برنالہ کے رہائشی ۳۵ سالہ زاہد محمود کو گزشتہ دنوں مشتعل افراد نے توہین رسالت اور توہین قرآن کے جرم میں سنگسار کردیا۔ زاہد نے تین سال قبل قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی جس پر گاؤں والوں نے اسے پولیس کے حوالے کردیا تھا۔ بعدازاں ذہنی معذوری کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے پر عدالت نے اسے بری کردیا۔ تقریباً آٹھ ماہ قبل وہ رہائی پاکر واپس گاؤں آ گیا لیکن وہ اپنی مذموم حرکات سے باز نہ آیا جس پر اسے گاؤں سے نکال دیا گیا جبکہ اس کے بیوی بچوں نے بھی اس سے قطع تعلق کرلیا۔ سنگسار کئے جانے سے چند روز قبل اس نے دوبارہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی اور مساجد میں جاکر اعلان کرنے لگا کہ (نعوذ باللہ) اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے اس کا نام لیا جائے' بعدازاں اس نے قرآن پاک میں جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی درج تھا اسے کاٹ کر اس کی جگہ اپنا نام لکھ دیا' اس واقعہ کے بعد لوگ مشتعل ہوگئے اور تقریباً ۱۳۰۰ افراد نے اسے گھر سے نکال کر سنگسار کردیا۔ اس واقعہ کے بعد زاہد کی بیوہ نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسی سلوک کا مستحق تھا۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے سنگساری میں ملوث تین سو افراد کے خلاف مقدمہ درج کرکے بیس افراد کو گرفتار کرلیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس ملک میں انتظامیہ خود اپنے بنائے ہوئے قانون کے نفاذ سے پہلوتہی کرے گی اس ملک کے عوام قانون کو ہاتھ میں لیں گے۔ پاکستان میں توہین رسالت کا قانون ایک عرصہ سے رائج ہے لیکن آج تک کسی ایک ملزم کو بھی اس قانون کے تحت سزا نہیں دی گئی بلکہ توہین رسالت کے ملزم کو مختلف مراعات کی فراہمی اور ان کی مختلف انداز سے پشت پناہی اخبارات کی زینت بنتی رہی ہے۔ ارتکاب جرم پر سزا کا قانون بنانے کا مقصد جرائم کو پھیلنے سے روکنا ہے۔ اگر توہین رسالت کے مجرموں کی پشت پناہی نہ کی جاتی اور کسی ایک مجرم کو بھی اس جرم میں سزا مل گئی ہوتی تو آج کسی شخص کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ توہین رسالت یا توہین قرآن کے جرم کا ارتکاب کرے۔ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ اس معاملہ پر بعض ناعاقبت اندیشوں خصوصاً این جی اوز کے کارپردازوں کے افکار ونظریات کے زیر اثر آنے کے بجائے مسلمانان پاکستان کے اجتماعی موقف کا ساتھ دے۔ یہ قوم توہین رسالت کے قانون کو ہر صورت برقرار رکھنا چاہتی ہے اور توہین رسالت کے مجرم کو سزا دیئے جانے کی خواہاں ہے' اگر انتظامیہ اس حوالے سے اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرے گی تو وہی ہوگا جو چک جھمرہ کے نواحی گاؤں میں ہوا۔ اگر ملک میں انتشار وانارکی اور عوام کو قانون کو ہاتھ میں لینے سے روکنا ہے تو ملک میں اس قانون کے نفاذ کو یقینی بنانا پڑے گا۔ اب حکومت کو یہ معلوم ہوجانا چاہئے کہ علماء کرام کی جانب سے توہین رسالت کے قانون کو موثر انداز میں نافذ کرنے کا مطالبہ دراصل عوام کو قانون کو ہاتھ میں لینے سے روکنے کے لئے ہے' جو سراسر ملکی مفاد میں ہے۔ اس سلسلے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ سنگسار کرنے والوں کو گرفتار کرنا مسئلہ کا حل نہیں بلکہ جرم کے وقوع کو روکنا اس مسئلہ کا اصل حل ہے' اور یہ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ جرائم کے وقوع کو روک کر ملک میں امن وسلامتی کو یقینی بنائے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کردیئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی' کاغذ و ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے' آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ : اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

ختم نبوۃ

آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری اُمت

عقیدۂ ختم نبوت پر ایک پُر اثر اور منفرد مضمون جو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے منفرد اسلوب بیان اور ایمان افروز تحریری کاوش کا نتیجہ ہے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

خدائے علیم وخبیر کا ارادہ دین اسلام کو نقطۂ کمال پر پہنچانے اور اس کو ہر دور و دیار کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل بنانے میں پورا ہو کر رہا' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کا پیغام اور دین کی امانت کو بندوں تک پہنچایا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کا پورا حق ادا کر دیا اور ایک ایسی امت تیار کر دی جس نے نبوت کا منصب پائے بغیر کار نبوت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور اس دعوت اسلام کو لے کر کھڑے ہوئے' دین کو تحریف و تبدیلی سے بچانے' دنیا کی خیر خواہی' اور ہر زمانے میں اور ہر مقام پر انسانیت کا احتساب کرنے پر مامور و متعین کر دیا گیا۔

خدا کے علم ازلی میں یہ پہلے سے مقدر تھا کہ دنیا میں پیغمبروں کے جانشین' علم و ہدایت کے روشن مینار اور ثبات و استقامت کے کوہ وقار ہر دور میں موجود رہیں گے جو اس دین کو ہر زمانے میں' غلو اور زیادتی کرنے والوں کی تحریف' باطل پسندوں کے غلط انتساب' اور جاہلوں کی بے جا تاویل سے بچاتے رہیں گے تقدیر الٰہی کے اس فیصلہ کی خبر اور بشارت دیتے ہوئے زبان نبوت نے فرمایا:

''میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قائم اور غالب رہے گی اور ان کا ساتھ نہ دینے والا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا' یہاں تک کہ اللہ کا آخری فیصلہ (قیامت) آ جائے گا' اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔''

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت کے خاتمہ کا اعلان:

جب عالم تکوین و تشریع میں یہ سب طے ہو گیا' تو اس کا اعلان کر دیا گیا کہ انسانوں کو ان عقائد و شریعت کی تعلیم (جس پر ان کی دنیوی فلاح اور اخروی نجات کا دارومدار ہے) اب وحی ملائکہ کے ذریعے اور کسی نئے نبی کے واسطہ سے نہیں دی جائے گی اور نبوت و وحی کے نزول کا سلسلہ آخری طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا جا رہا ہے۔

لیکن جہاں تک وجدانی اور لدنی علوم اور حکم و معارف اور ان اطلاعات کا سوال ہے؟ جو بعض پاکیزہ نفوس اور ریاضت و مجاہدہ اور علوم و حقائق کے سمندر میں پیراکی کرنے والوں کو الہام کر دی جاتی ہیں' اور جو کچھ لوگوں کو ''نوائے سروش'' یا ندائے غیب کی صورت میں سنائی دیتی ہیں' اس کا نبوت سے تو دور کا بھی تعلق نہیں' بعض اوقات اس کے لئے ہدایت و حقانیت کی بھی شرط نہیں ہوتی۔

یہ اعلان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دی گئی اور یہ مضمون و مفہوم ایسے صریح اور واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور اس بارے میں کج بحثی اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش وہی شخص کرے گا جس کے دل میں چور ہو یا اس سے اس کا کوئی مفاد وابستہ ہو۔

وہ صفات جو دائمی نبی اور آخری رسول ہی کے ہو سکتے ہیں:

قرآن مجید نے سلسلۂ نبوت کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم ہونے اور آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کی عملاً ضرورت نہ ہونے کے اظہار کے لئے گوناگوں اور نہایت بلیغ اسالیب بیان اختیار کئے ہیں جو بیک وقت دل و دماغ کو پورے طور پر اپیل کرنے والے ہیں' اس کے لئے کبھی تو قرآن مجید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و اوصاف ایسے انداز میں بیان کئے ہیں' جن سے عقل سلیم رکھنے والا ہر انسان بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپ ایک زندہ جاوید پیغمبر اور قیامت تک کے لئے

ختم نبوۃ

قابل تقلید نمونہ اور مثالی شخصیت ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں، اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔" (الاحزاب)

اس آیت کا آخری جز قرآن مجید کے اعجاز کا ایک نمونہ ہے۔ یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ کسی شخص کے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہو کہ ایک پیغمبر قیامت تک کے لئے کیسے کافی اور مختلف انسانی نسلوں کے لئے رہنما اور اسوۂ کامل ہوسکتا ہے؟ اور اس کی شریعت و تعلیمات کس طرح تمام انسانی ضروریات، نت نئے تقاضوں اور عہد بہ عہد کی تبدیلیوں سے عہدہ برآ ہوسکتی ہے؟ تو اس کا جواب ان مختصر الفاظ میں دے دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

قرآن نے آپ کے آخری نبی ہونے کو ظاہر کرنے کے لئے اسی قوم کی زبان اور تعبیرات سے کام لیا ہے جن کی زبان پر وہ اترا ہے، اور جو اس کے اولین مخاطب اور اس کے سمجھنے اور پھر دنیا کو سمجھانے اور بتانے پر مامور تھے، یہ زبان ان کے درمیان رابطے، بول چال اور ادائے مطلب کی زبان تھی، لیکن اس زبان کی محیر العقول وسعت و صلاحیت کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اس میں کمال و انتہا بتانے والا کوئی لفظ "خاتم" سے بہتر موجود نہیں اور اس مطلب کے لئے یہی لفظ گفتگوؤں اور شعر و ادب میں ان کی نوک زبان رہتا تھا، اسی لئے ان کی زبان میں "خاتم، ختام اور ختم" کے وہی معنی پائے جاتے ہیں، جو قرآن مراد لیتا ہے یعنی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، جن کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں۔

قرآن نے آخری رسالت کے حامل رسول کی ایسی صفات بیان کی ہیں جو آپ کی رسالت کی ابدیت اور بلا استثناء ہر نسل، ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لئے مثالی نمونہ اور اسوۂ حسنہ بننے کی صلاحیت و اہلیت کی طرف واضح اشارے کرتی ہیں، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

قرآن نے آخری رسالت کے حامل رسول کی ایسی صفات بیان کی ہیں جو آپ کی رسالت کی ابدیت اور بلا استثناء ہر نسل، ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لئے مثالی نمونہ اور اسوۂ حسنہ بننے کی صلاحیت و اہلیت کی طرف واضح اشارہ کرتی ہیں

"تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔" (الاحزاب)

"(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، خدا تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔" (آل عمران)

"اے پیغمبر! ہم نے تم کو گواہی دینے والا، اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔" (الاحزاب)

یہ بات سب جانتے ہیں کہ خدائے علام الغیوب کی ذات تو بہت اعلیٰ و ارفع ہے، عقلمندوں اور بلیغ ادیبوں کا بھی یہ شیوہ نہیں کہ وہ کسی ایسے بادشاہ کی مدح و توصیف میں سحر طرازی اور نفس درازی سے کام لیں جس کی سلطنت عارضی اور جس کا ستارۂ اقبال روبزوال ہو اور اس کی جگہ کوئی دوسرا صاحب تاج و تخت لینے والا ہو، اسی طرح ان حکیموں اور دانشوروں کی، جو انجام کار پر گہری نظر رکھتے ہیں اور خوب ناپ تول کر کوئی بات کہتے ہیں، یہ عادت و افتاد طبیعت نہیں کہ وہ کسی ایسے بچے کی ولادت پر مبارکباد دینے میں فصاحت و بلاغت کے جوہر دکھائیں جس کے متعلق کسی قرینہ سے معلوم ہوگیا ہو کہ اس کی زندگی مختصر اور اس کی بہار چندروزہ ہے۔

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی، تمام انسانی طبقات اور ہر زمانے اور ہر مقام کی انسانی نسلوں کے لئے مثالی نمونہ اور نصب العین ٹھہری تو اللہ کی رحمت و عنایت ان کے اخبار و آثار، احوال و کوائف، اخلاق و خصائل اور عادات و شمائل کی حفاظت کی طرف متوجہ ہوئی اور مسلمانوں کے دل اور ذہن آپ کے اقوال و افعال، عادات و عبادات، نشست و برخاست اور جلوت و خلوت کی حرکات و سکنات کے معلوم کرنے اور محفوظ کردینے کی طرف پوری طرح متوجہ ہوگئے اور ان کو اس میں ایسی محویت و انہماک ہوا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی پوشیدہ طاقت ہے جو ان کو

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اس منزل کے لئے سرگرم سفر اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایسا رواں دواں رکھے ہوئے ہے کہ اس کے بغیر ان کو چین نہیں آتا۔

اس توجہ اور اعتناء باریک بینی کا اندازہ حدیث وسیرت وشمائل کی کتابوں اور حلیہ وسراپائے نبوی کی ان روایتوں سے ہوتا ہے جو خاندان نبوت کے بعض افراد اور ہروقت کے حاضر باش اصحاب کرام سے منقول ہیں۔

ادب وتاریخ' سیرت وانساب کے وسیع ذخیرہ میں اس سے زیادہ باریک بینی وانضباط واحتیاط کسی اور بشری پیکر کی مرقع نگاری اور اخلاق و عادات کی آئینہ داری کے سلسلہ میں دکھائی نہیں دیتی۔

حدیث نبوی کو ہم ایک طرح کا روزنامچہ اور اس تئیس سالہ زندگی کا بولتا ہوا مرقع کہہ سکتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد اس کرۂ ارضی پر گزاری' یہ شاندار ریکارڈ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کس طرح گزارتے تھے اور آپؐ کے روز وشب کے معمولات کیا تھے' اسی طرح ہم اس سے اخلاق نبوی کی باریکیاں' عادات ورجحانات' جذبات وخیالات' قول وعمل کی وہ تفصیلات جان سکتے ہیں جو ہم عہد ماضی بلکہ حال کی بھی بہت سی معاصر شخصیات کے متعلق بھی نہیں جان سکتے' اس کے ذریعہ کوئی بھی انسان اپنے نبی کو اس طرح پہچان سکتا' گویا آپ کی صحبت سے مستفید اور آپ کی باتیں سن رہا ہے اور آپ کے ساتھ رہ رہا ہے' یہ طریقہ حفاظت وتعارف ان تمام خطرات اور مفاسد سے پاک ہے جو تصویر کشی اور مجسمہ سازی میں پائے جاتے ہیں اور جن کا وہ پچھلی امتیں بری طرح شکار ہوئیں جنہوں نے اپنے پیغمبروں اور روحانی پیشواؤں کی یاد قائم رکھنے کے لئے تصویر کشی اور مجسمہ تراشی کا سہارا لیا اور بالآخر کھلی بت پرستی میں ملوث ہو گئیں۔

حدیث کے اس وافر ذخیرہ کی مدد سے ہر زمانہ اور ہر مقام کے فاضل و وسیع النظر مصنفین نے مسلمانوں کے لئے ایسی کتابیں مرتب کیں' جو ان کی پوری زندگی کے لئے مکمل دستور العمل اور ہدایت نامہ کا کام دے سکیں' اس لئے اگر آج کسی بھی طبقہ اور مشغلہ سے تعلق رکھنے والا کوئی مسلمان یہ ارادہ کرے کہ وہ ہر قدم پر' ہر معاملہ میں اور زندگی کی ہر سرگرمی میں سیرت نبوی کا اتباع کرے گا تو یہ چیز اس کے لئے ممکن ہے' جو کتابیں اس موضوع پر لکھی گئیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے' یہ کتابیں عالم اسلام کی بیشتر زبانوں میں ہیں اور ان کے حجم اور ان کے موضوع کا دائرہ مختلف ہے' کوئی بہت مفصل ہے کوئی مختصر' ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے شاگرد رشید اور امت کے ایک ممتاز فرد علامہ ابن قیمؒ (۶۹۱ھ۔۷۵۱ھ) کی کتاب ''زاد المعاد فی ھدی خیر العباد'' امتیازی شان رکھتی ہے۔

حدیث کے اس وافر ذخیرہ کی مدد سے ہر زمانہ اور ہر مقام کے فاضل و وسیع النظر مصنفین نے مسلمانوں کے لئے ایسی کتابیں مرتب کیں جو ان کی پوری زندگی کے لئے مکمل دستور العمل اور ہدایت نامہ کا کام دے سکیں

خدا کی یہ مصلحت و حکمت' سیرت نبوی کی وضاحت و ہدایت اور اتباع کرنے والوں کے لئے سہل الحصول اور آسان ہونے سے آشکار ہوتی ہے جب انسان اس سیرت اور دوسرے انبیاؑ کی سیرتوں کا تقابل اور موازنہ کرتا ہے تو اسے وہ سیرتیں جہل تغافل اور تاریخ کے خونی حوادث کی تاریکیوں میں گم نظر آتی ہیں اور یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ انہوں نے خاص زمانہ میں ہدایت ورہنمائی کا فریضہ انجام دیا اور مشعل راہ کا کام کیا' لیکن ہمیشہ ان کے محفوظ رہنے اور قیامت تک کی نسلوں تک بے کم وکاست پہنچنے کی عملاً کوئی ضرورت نہ تھی۔

اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ ہی کافی ہے' حضرت مسیح علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں اور ان کے حلقہ بگوش ایک ایسی امت ہے جس کا علمی و تصنیفی شغف تمام دنیا پر روشن ہے' اس کی محبت وعقیدت اپنے پیغمبر سے غلو ومبالغہ کی حد تک پہنچ گئی ہے اور اس نے ان کو بشریت کے دائرہ سے نکال کر الوہیت کے دائرہ میں داخل کر دیا ہے لیکن وہ بھی دنیا کے سامنے اپنے نبی کے بارے میں صرف ایسی مختصر اور ادھوری معلومات ہی پیش کر سکی جو کسی طرح ایک مکمل انسانی زندگی کا تصور نہیں بناتیں' جسے انسان اپنی نجی زندگی میں سامنے رکھے یا جس کی روشنی میں کوئی صالح معاشرہ وجود میں آسکے' ابھی کچھ دنوں پہلے تک مسیحی دنیا کا خیال تھا کہ عہد جدید یعنی انجیل سیرت مسیحؑ کے آخری تین سال کے واقعات پر مشتمل ہے' لیکن اب محققین اور اس موضوع کے ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے پچاس دنوں سے زیادہ کے واقعات ومعلومات کا مواد نہیں ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

دوسرے انبیاؑ اور پہلے مذاہب کے رہنماؤں کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان کے واقعات اور نقوش حیات ماضی کے ملبے کے نیچے دفن ہوگئے ہیں اور ان کی وہ اہم کڑیاں (جن کے بغیر تاریخ مکمل ہی نہیں ہوسکتی اور جن کے بغیر اتباع و اقتداء کا کوئی قدم ہی نہیں اٹھایا جاسکتا) اس طرح گم ہیں کہ اب انہیں پانا ممکن نہیں اور یہ بات حکمت الٰہیہ کے عین مطابق اور نظام عالم کے قوانین کے بالکل موافق بھی معلوم ہوتی ہے' ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخی کرداروں کی (جو نمونہ و مثال اور آئیڈیل کا کام دیں) ایک محدود عمر ہوتی ہے جس کے ختم ہوجانے پر ان اقدار کو نسل بہ نسل منتقل کرنے کی کوئی افادیت نہیں رہ جاتی لیکن جب ان کی ضرورت باقی اور دائمی ہوتی ہے تو وہ زمان و مکان کے انقلابات کے باوجود باقی رہتی ہیں' ان کا تسلسل قائم رہتا ہے اور وہ سدابہار اور زندۂ جاوید بن جاتی ہیں جن کو کبھی زوال نہیں ہوتا۔

جو شخص بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہدایات و تعلیمات اور آداب و احکام پڑھے گا' جس کا سورۂ احزاب' الحجرات' التحریم' المجادلہ میں ذکر ہے اور ان انعامات الٰہیہ و امتیازات و معاملہ خصوصی کا تذکرہ دیکھے گا جن کی طرف سورۃ الفتح' الضحیٰ' الانشرح میں اشارات آئے ہیں تو اس کی عقل اور اس کا ذوق سلیم اس کی شہادت دے گا کہ یہ صفات اس پیغمبر کی ہیں جو تمام نسلوں اور زمانوں کے لئے مبعوث ہوا ہے اور جس کے آفتاب اقبال کو کبھی گہن نہیں لگتا اور جس کے عروج کا ستارہ کبھی ڈوبتا نہیں' اس میں کوئی شک نہیں کہ اب کسی بھی نبی کی بعثت (خواہ وہ کوئی جدید شریعت لے کر نہ آئے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خدا کی زبان سے اس عطر آگیں تذکرے اور مشک بیز مدح و ثنا کے منافی ٹھہرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی نبی کریمؐ سے امت کے مضبوط ابدی اور دائمی رشتہ کو کمزور کرتی ہے' آپ کی تعلیمات و اسوۂ حسنہ' آپ کے اصحاب و اہل بیت' آپ کے مولد و منشا (مکہ و مدینہ اور سرزمین عرب) کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کو نقصان پہنچاتی اور اسکو متاثر کرتی ہے' اس لئے کہ جو نبی بھی آپ کے بعد مبعوث ہوتا اس کا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (دانستہ و نادانستہ) حائل ہوجانا اور شعوری و لاشعوری طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے امت کے رشتہ اور تعلق کو کمزور بنادینا ضروری تھا' ایسا ہونا قانون قدرت اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے کہ اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی صاحب عقل اور نفسیات انسانی کا رمز آشنا' جس کی تاریخ ادیان و ملل پر گہری نظر ہو' یہ ضمانت نہیں دے سکتا کہ کسی امت میں نئے نبی کی بعثت پہلے نبی کے ساتھ امت کے تعلق اور محبت سے متصادم اور مزاحم نہیں ہوگی اور اس کا وہ تعلق کمزور نہیں پڑے گا جو نبی اول کے وطن و قوم رفقاء و اصحاب' اہل بیت و متعلقین' زبان و تہذیب اور سوانح و تاریخ سے قائم تھا' یہ ٹکراؤ لازمی اور ان قوانین قدرت میں سے ہے جو کبھی نہیں بدلتے۔

قرآن و حدیث کا صریح مطالبہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی امتی کو دنیا ومافیہا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز و محبوب ہو اور وہ اس کو اپنی ذات اور متعلقین پر کھلی ترجیح دے۔

حدیث صحیح میں آتا ہے:

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ' اس کے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا اور محبوب نہ ہوجاؤں۔" (بخاری و مسلم)

اور قرآن کہتا ہے:

"پیغمبر' مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں' اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔" (الاحزاب)

لیکن ایک نئے نبی پر ایمان لانے کے بعد محبت و تعلق کی یہ وحدت پارہ پارہ ہوجاتی ہے اور اس محبوب ترین شخصیت کے رقیب و سہیم قدرتا پیدا ہوجاتے ہیں' یہ فطرت انسانی کا عین تقاضا ہے اور فطرت انسانی ہمیشہ سے ایک ہی چلی آرہی ہے۔

قرآنی اسالیب میں سے ایک اسلوب بیان وہ بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر رسالت اور آپ کی شریعت کے تعارف میں استعمال ہوا ہے' یہ بلند آہنگ اعلانات و تصریحات ثابت کرتی ہیں کہ نبوتوں اور آسمانی رسالتوں کا سلسلہ محمد صلی اللہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اب کسی بھی نبی کی بعثت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خدا کی زبان سے اس عطر آگیں تذکرے اور مشک بیز مدح و ثنا کے منافی ٹھہرتی ہے اور اس کے ساتھ ہی نبی کریم ﷺ سے امت کے مضبوط' ابدی اور دائمی رشتہ کو کمزور کرتی ہے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

علیہ وسلم پر تمام ہوگا' چنانچہ قرآن مجید نے واشگاف عربی زبان میں' جس میں کوئی پیچیدگی اور الجھاؤ نہیں' یہ کہا کہ یہ دین اپنے کمال' انسانی ضروریات کی تکمیل اور بقائے دوام کی اہلیت وصلاحیت کی ارتقائی منزل پر پہنچ گیا' چنانچہ ارشاد ہوا:

''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں' اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔'' (المائدہ)

یہ آیت عرفہ کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر ۱۰ ہجری میں نازل ہوئی تھی' جس کے بعد جیسا کہ اکثر احادیث وروایات سے معلوم ہوتا ہے' حلت وحرمت کا کوئی حکم نہیں نازل ہوا اور اس دن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ۸۱ دن اس دنیا میں رہے اور اکابر صحابہ جو اس دین کے اسرار کو سب سے بہتر سمجھنے اور مقاصد شریعت کے جاننے والے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبت کرنے والے اور آپ کی زندگی کے آرزومند تھے اور جن کے سرخیل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ تھے' وہ اس آیت سے آنحضرتؐ کے وقت مفارقت کے قرب اور رفیق اعلیٰ سے ملنے کا وقت آجانے کو بھانپ گئے تھے اس لئے کہ آپ' اللہ کا پیغام پہنچا چکے' دین پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا تھا اور اللہ کی نعمت اس کے بندوں پر تمام ہو چکی تھی' چنانچہ ان میں سے بعض حضرات رونے لگے اور بعض لوگوں نے قیامت کی اس گھڑی کے قریب آجانے کی خبر دی اور بعض ذکی وفہیم علماء یہود نے (جن کی تاریخ ومذاہب پر نظر تھی) یہ کہا کہ یہ آیت ایک امتیازی اعزاز ہے' جس سے مسلمان سرفراز کئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس دین کے لئے وہ فخر ہے' جس میں کوئی دوسرا دین شریک نہیں۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی' جن پر یہ آیت اتری تھی' یہی سمجھا' چنانچہ آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں (جسے ایک لاکھ انسان کان لگائے سن رہے اور یاد کر رہے تھے) فرمایا:

''اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث ہونے والا ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت آنے والی ہے۔''

''خوب سن لو کہ اپنے رب کی عبادت کرنا' پانچوں نمازیں پڑھنا' ایک ماہ کے روزے رکھنا اور خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ دینا اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرنا' ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔''

اسی طرح قرآن نے اس کی صراحت کی کہ اس دین کے لئے بقائے دوام' غلبہ واقتدار اور شہرت ومقبولیت طے کر دی گئی ہے' عزت وحرمت کی بلند ترین چوٹی پر پہنچ کر اس کا کلمہ بلند ہو کر رہے گا' اس کی روشنی ضرور پھیلے گی اور اس کی صداقت یقیناً عالم آشکار ہو کر رہے گی' ارشاد ہوا:

''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں' اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا''

''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت (کی کتاب) اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے' اور حق ظاہر کرنے کے لئے خدا ہی کافی ہے۔'' (الفتح)

''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا' تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے' اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں۔'' (الصف)

''یہ چاہتے ہیں کہ خدا (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں' حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا' خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔'' (الصف)

یہ سب ضمانتیں' خبریں اور اعلان اس کی خبر دے رہے ہیں کہ یہ دین خدا کا آخری دین اور ہر زمانہ اور ہر جگہ کے انسانوں کی ایک ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اپنا ارادہ پورا کر کے رہے گا' خواہ لوگ اسے پسند کریں یا ناپسند' اور اس کے دشمن وحریف' اس سے صلح کریں یا جنگ' جس دین کی یہ شان ہو' اور جس کے بارہ میں اتنی سچی خبریں' اور چیلنج اس کتاب میں آئے ہوں' جس میں کہیں سے باطل کی گنجائش نہیں' تو عقل سلیم اس کے سلسلے میں یہ ماننے پر کبھی تیار نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی تنسیخ و تبدیلی کو قبول کرے گا یا کسی نئے نبی اور رسول کی اس کو کبھی احتیاج پیش آئے گی۔

(جاری ہے)

ایمان پر استقامت

مومن کی برتری کی ضمانت

فتح اور شکست اور غلبہ اور جیت کا معاملہ بعض دفعہ انسانوں کے لئے ابہام آمیز' غیر واضح اور ناقابل فہم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جو چیز ''فتح مبین'' نظر آتی ہے وہ ذلت آمیز شکست' رسوا کن ہزیمت اور مٹی میں ملا دینے والی پستی ہوتی ہے' جبکہ جو صورت حال ہزیمت نظر آتی ہے' وہ زبردست فتح اور قابل افتخار کامیابی ہوتی ہے۔ انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے؟ اس موضوع پر فاضل مؤلف کی ایک نادر تحریر ملاحظہ فرمایئے:

مولانا نور عالم خلیل امینی

مسلمانوں کی آزمائش میں خدا کی حکمت و مصلحت:

اللہ تعالیٰ آزمائشوں کے ذریعے صبر شعار مومن اور بدکار منافق کے درمیان امتیاز کو نمایاں کرتا ہے' جس سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ کون اس کا دوست ہے اور کون ذلیل دشمن۔ وہ سختیوں اور مصائب کے ذریعے سچے مسلمان کے ایمان' اس کے شیوہ صبر' اس کی ثابت قدمی و مضبوطی کو واضح کرتا ہے اور ساتھ ہی اس منافق کے نفاق کا پردہ چاک کرتا ہے' جو اپنے چہرے پر ایمان کا نقاب ڈال کر' اپنے دل میں پوشیدہ کفر کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح وہ اس غیب سے پردہ اٹھا دیتا ہے' جس کو صرف وہی جانتا ہے اور اس حقیقت کو الم نشرح کر دیتا ہے' جس کو اس کے بتائے بغیر' کسی کے لئے جاننا ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اللہ وہ نہیں کہ مسلمانوں کو اس حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو' جب تک ناپاک کو پاک سے جدا نہ کر دے اور اللہ نہیں ہے کہ تم کو غیب کی خبر دے' لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے چھانٹ لیتا ہے۔'' (آل عمران:۱۷۹)

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''یعنی جس طرح خوش حالی اور مہلت دینا کفار کے حق میں مقبولیت کی دلیل نہیں' اسی طرح اگر مخلص مسلمانوں کو مصائب اور ناخوش گوار حوادث پیش آئیں (جیسے جنگ احد میں پیش آئے) یہ اس کی دلیل نہیں کہ وہ اللہ کے نزدیک مبغوض ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس گول مول حالت پر چھوڑنا نہیں چاہتا' جس پر اب تک رہے ہیں' یعنی بہت سے کافر ازراہ نفاق کلمہ پڑھ کر دھوکہ دینے کے لئے ان میں ملے رہتے تھے' جن کے ظاہر حال پر منافق کا لفظ کہنا مشکل تھا' لہٰذا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے واقعات و حالات بروئے کار لائے جو کھرے کو کھوٹے سے اور پاک کو ناپاک سے کھلے طور پر جدا کر دیں۔ بے شک خدا کو آسان تھا کہ تمام مسلمانوں کو بدون امتحان میں ڈالے' منافقوں کے ناموں اور کاموں سے مطلع کر دیتا' لیکن اس کی حکمت و مصلحت مقتضی نہیں کہ سب لوگوں کو اس قسم کے غیوب سے مطلع کر دیا کرے۔ ہاں وہ اپنے رسولوں کا انتخاب کر کے جس قدر غیوب کی یقینی اطلاع دینا چاہے' دے دیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ عام لوگوں کو بلا واسطہ کسی غیب کی یقینی اطلاع نہیں دی جاتی۔ انبیاء علیہم السلام کو دی جاتی ہے' مگر جس قدر خدا چاہے۔''

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

''یعنی تم لوگ مخلوقات کے سلسلے میں اللہ کی مغیبات کو نہیں جانتے' ہاں وہ غیب کے پردوں کو چاک کرنے والے

ختم نبوۃ

اسباب پیدا کر کے مومن اور منافق میں امتیاز قائم کردیتا ہے۔''

علماً نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ (جو اپنے ارادے کو بہت گزرنے والا اور اپنے کرنے یا نہ کرنے میں حکمت کو خوب جاننے والا ہے) جس طرح شرعی دینی آیات و احکام کے ذریعے مسلمانوں کی تربیت کرتا ہے' اسی طرح تکوینی و تقدیری آیات اور نشانیوں کے ذریعے بھی مسلمانوں کی دینی تربیت کا انتظام کرتا ہے...... یعنی نظری اسباق کے ساتھ ساتھ عملی اسباق کے ذریعے اس کے ایمان ویقین کو صیقل اور دینی زندگی کو آب دار و تاب ناک بناتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''البتہ تمہاری آزمائش ہوگی مالوں میں اور جانوں میں اور البتہ سنو گے تم اگلی کتاب والوں سے اور مشرکوں سے بدگوئی بہت' اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہیں۔''

(آل عمران:۱۸۶)

علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں:

''یہ خطاب مسلمانوں کو ہے' آئندہ بھی جان و مال میں تمہاری آزمائش ہوگی اور ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں گی' قتل کیا جانا' زخمی ہونا' قید و بند کی تکلیف اٹھانا' بیمار پڑنا' اموال کا تلف ہونا' اقارب کا چھوٹنا' اس طرح کی سختیاں پیش آئیں گی۔ نیز اہل کتاب اور مشرکین کی زبانوں سے بہت جگر خراش اور دل آزار باتیں سننا پڑیں گی۔ ان سب کا علاج صبر و تقویٰ ہے' اگر صبر و استقلال اور پرہیزگاری سے ان سختیوں کا مقابلہ کرو گے' تو یہ بڑی ہمت اور اولوالعزمی کا کام ہوگا' جس کی تاکید حق تعالیٰ نے فرمائی۔''

تقریباً اسی طرح کا مضمون سورۂ محمد میں اس طرح ذکر ہوا ہے:

''اور البتہ ہم تم کو جانچیں گے' تاکہ معلوم کرلیں جو تم میں لڑائی کرنے والے ہیں اور قائم رہنے والے اور تحقیق کرلیں تمہاری خبریں۔'' (محمد:۳۱)

یعنی جہاد وغیرہ کے احکام سے امتحان اور آزمائش مقصود ہے' کیونکہ اسی سخت آزمائش کے ذریعہ انسان کا ایمانی جوہر کھلتا ہے اور ریاکاری ریاکاری ظاہر ہوجاتی ہے' اور لوگوں کو بھی یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ کون اللہ کے راستے میں لڑ رہا ہے' اس لئے ثابت قدم ہے اور کون ایسا نہیں ہے' ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو شروع سے معلوم ہے کہ کون کیا ہے؟

دنیا میں راحت و آرام یا تکلیف و پریشانی کے جن احوال سے انسانوں کو گزارا جاتا ہے' ان کا مقصد کھرے و کھوٹے میں خط فاصل کھینچنا ہے تاکہ سارے لوگوں کو کھلی آنکھوں اچھے اور بُرے لوگوں اور اللہ والوں اور اللہ کے دشمنوں کے احوال کا مشاہدہ ہوجائے

یہی مضمون سورۂ انبیاء میں اس طرح وارد ہوا ہے:

''اور ہم تم کو جانچتے ہیں برائی سے اور بھلائی سے آزمانے کو اور ہماری طرف پھر کر آجاؤ گے۔''

(الانبیاء:۳۵)

یعنی دنیا میں راحت و آرام یا تکلیف و پریشانی کے جن احوال سے انسانوں کو گزارا جاتا ہے' ان کا مقصد کھرے و کھوٹے میں خط فاصل کھینچنا ہے' تاکہ سارے لوگوں کو کھلی آنکھوں اچھے اور برے لوگوں اور اللہ والوں اور اللہ کے دشمنوں کے احوال کا مشاہدہ ہوجائے اور صابر و شاکر اور ناشکرے اور شکوہ سنجوں کا فرق نمایاں ہوجائے۔

علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں:

''یعنی دنیا میں سختی' نرمی' تندرستی' بیماری' تنگی' فراخی اور مصیبت و عیش وغیرہ مختلف احوال بھیج کر تم کو جانچا جاتا ہے' تاکہ کھرا کھوٹا الگ ہوجائے اور علانیہ ظاہر ہوجائے کہ کون سختی پر صبر اور نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے اور کتنے لوگ ہیں جو مایوسی یا شکوہ شکایت اور ناشکری کے مرض میں مبتلا ہیں (اور ہماری طرف پھر کر آجاؤ گے) یہاں تمہارے صبر و شکر اور ہر نیک و بدعمل کا پھل دیا جائے گا۔''

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت

شکست کی صورت میں فتح پائے جانے کا امکان:

ابھی گزرا کہ غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ایسا ہے تو یہ یقینی بات ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم انسانوں کو جو کچھ ہزیمت و شکست کی شکل میں نظر آ رہا ہے' وہ فتح مندی و کامرانی ہو اور جو چیز فی الحال شر نظر آ رہی ہے' وہ انجام کے اعتبار سے خیر ہی خیر ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"تم اس کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔" (النور:۱۱)

غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' جب ایسا ہے تو یہ یقینی بات ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے کہ ہم انسانوں کو جو کچھ ہزیمت و شکست کی شکل میں نظر آ رہا ہے' وہ فتح مندی و کامرانی ہو اور جو چیز فی الحال شر نظر آ رہی ہے' وہ انجام کے اعتبار سے خیر ہی خیر ہو

اس آیت میں اس جگر خراش واقعہ کی طرف اشارہ ہے' جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر (۶ ہجری میں غزوۂ بنی المصطلق سے مدینہ واپسی کے وقت' ایک منزل پر ان کا قافلہ ٹھہر گیا تھا اور قضائے حاجت کے لئے جانے کی وجہ سے' جنگل میں ان کا ہار گم ہو گیا' اس کی تلاش میں دیر لگ جانے کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنگل سے واپس آئیں تو قافلہ کے روانہ ہو جانے کی وجہ سے وہیں رک گئیں۔ رات کا وقت ہو جانے کی وجہ سے نیند کا غلبہ ہوا تو وہیں لیٹ گئیں۔ ایک صحابی جو گرے پڑے کی خبر گیری کے لئے قافلہ کے پیچھے چلا کرتے تھے' صبح کو وہاں پہنچے تو حضرت عائشہؓ کو دیکھ کر چونک پڑے اور حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر بٹھا کر دوپہر کو قافلہ سے جا ملے) خبیث اور بدباطن منافق عبداللہ بن ابی نے نہایت نازیبا تہمت لگائی اور بعض مسلمانوں نے بھی اس تہمت کو سادگی میں سچ سمجھ لیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عائشہؓ اور ان کے گھرانے اور تمام مسلمانوں کو اس تہمت کا ناقابل بیان صدمہ تھا۔

قرآن پاک کی یہ آیت (اور اس سے قبل اور بعد کی آیتیں) اسی موقع پر نازل ہوئی' جس میں مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس تہمت اور اس کی تشہیر وغیرہ کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

"یہ خطاب ان مسلمانوں کی تسلی کے لئے ہے' جنہیں اس واقعے سے صدمہ پہنچا تھا' بالخصوص عائشہ صدیقہؓ اور ان کا گھرانہ کہ ظاہر ہے وہ سخت غمزدہ اور پریشان تھے' یعنی گو بظاہر یہ چرچا بہت مکروہ' رنج دہ اور ناخوشگوار تھا' لیکن فی الحقیقت تمہارے لئے اس کی تہ میں بڑی بہتری چھپی ہوئی تھی۔ آخر اتنی مدت ایسے جگر خراش حملوں اور ایذاؤں پر صبر کرنا کیا خالی جا سکتا ہے؟ کیا یہ شرف تھوڑا ہے کہ خود حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں تمہاری نزاہت و برأت اتاری اور دشمنوں کو رسوا کیا اور قیامت تک کے لئے تمہارا ذکر خیر' قرآن پڑھنے والوں کی زبان پر جاری کر دیا اور مسلمانوں کو پیغمبر علیہ السلام کی ازواج و اہل بیت کا حق پہچاننے کے لئے ایسا سبق دیا' جو کبھی فراموش نہ ہو سکے:

"فللہ الحمد علی ذلک"

الغرض اس آیت نے مسلمانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ شر سے خیر برآمد ہو سکتا ہے' لہٰذا شر کے ظاہر پر نظر کر کے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اللہ کے ساتھ معاملہ درست ہے' تو صبر کرنا چاہئے' انشاء اللہ اس شر کا انجام محض خیر ہو گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"مجھے مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کے سارے معاملات بھلے ہیں' اگر اس کو بھلائی ہاتھ آئے اور اللہ کا شکر گزار ہو تو یہ اس کے لئے بھلائی کا ذریعہ ہے اور اگر کوئی ناپسندیدہ بات پیش آ جائے اور صبر سے کام لے تو اس کے لئے یہ بھی بھلائی ہے۔ مومن کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی ساری باتیں باعث بھلائی ہوں۔"

(مسند احمد حدیث:۲۳۳۱۲)

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتا بدلتا رہتا ہے۔ کبھی کسی کے مقابلے میں کسی کی

ختم نبوۃ

مدد وحمایت کرتا ہے اور کبھی کسی کو دوسرے پر فتح یاب وغالب کرتا ہے۔ وہ کبھی دشمنوں کو مسلمانوں پر غلبہ دیتا ہے لیکن حسن انجام مومنین ہی کے ہاتھ آتا ہے' اسی طرح وہ مسلمانوں کو کافروں کے بے قدر زخم یا قتل سے دوچار کرتا ہے تاکہ مخلص اہل ایمان اور بدعمل کافروں اور منافقوں کا فرق قائم ہوجائے۔

جنگ احد میں مسلمانوں کی فتح جو بظاہر شکست میں تبدیل ہوئی اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو جن نقصانات سے دوچار ہونا پڑا اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو دلی اذیت ہوئی' ان کے حوالے سے اللہ پاک نے دیگر باتوں کو واضح کرتے ہوئے ذیل کی آیت میں مسلمانوں کو اس طرح مخاطب کیا ہے:

''اگر پہنچا تم کو زخم تو پہنچ چکا ہے ان کو بھی زخم ایسا ہی' اور یہ دن باری باری بدلتے رہتے ہیں ہم ان کو لوگوں میں اور اس لئے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے اور کرے تم سے شہید اور اللہ کو ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں اور سو اس واسطے کہ پاک صاف کرے اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دیوے کافروں کو۔''
(آل عمران: ۱۴۰'۱۴۱)

ہزیمت کی جو ظاہری شکل آج اسلام پسندوں کو اٹھانی پڑی ہے اور جس طرح ان کے دل کو کچوکے لگ رہے ہیں اور دشمنان اسلام اور منافقین وقت جس طرح انہیں طعنے دے رہے ہیں اور گویا زبان حال سے (بلکہ اب تو یورپی میڈیا زبان قال سے بھی) یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر تمہارا دین سچا ہوتا اور اس کی پیروی اور اس کے فہم وتنفیذ میں تم راہ راست پر ہوتے' تو تمہیں ہی کامیابی ملتی' لیکن دیکھا یہ جا رہا ہے کہ جنہیں تم اللہ کے دشمن کہہ رہے ہو' وہی کامیاب ہیں اور تمہیں سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں مل پا رہی ہے! ان دلخراش واقعات وحوصلہ شکن صورتحال میں خدائے ذوالجلال کا مذکورہ بالا ارشاد' اسلام پسندوں کے لئے انتہائی باعث تسلی اور حوصلے کو مہمیز کرنے والا ہے۔

علامہ عثمانی مذکورہ آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کو جنگ احد میں جو شدید نقصان اٹھانا پڑا تھا' اس سے سخت شکستہ خاطر تھے۔ مزید برآں منافقین اور دشمنوں کے طعنے سن کر اور زیادہ اذیت پہنچی تھی' کیونکہ منافقین کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے پیغمبر ہوتے' تو یہ نقصانات کیوں پہنچتے یا تھوڑی دیر کے لئے بھی عارضی ہزیمت کیوں پیش آتی' حق تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمانوں کو تسلی دی تھی کہ اگر اس لڑائی میں تم کو زخم پہنچایا تکلیف اٹھانی پڑی' تو اس طرح کے حوادث فریق مقابل کو پیش آچکے ہیں۔ احد میں تمہارے پچھتر (۷۵) آدمی شہید اور بہت سے زخمی ہوئے' تو ایک سال پہلے بدر میں ان کے ستر (۷۰) جہنم رسید اور بہت سے زخمی ہو چکے ہیں اور خود اس لڑائی میں بھی ابتداً ان کے بہت آدمی مقتول ومجروح ہوئے جیسا کہ (ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ) کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ پھر بدر میں ان کے ستر (۷۰) آدمی ذلت کے ساتھ قید ہوئے' تمہارے ایک فرد نے بھی یہ ذلت قبول نہ کی۔ بہرحال اپنے نقصان سے مقابلہ کرو' تو غم وافسوس کا کوئی موقع نہیں' نہ ان کے لئے کبروغرور نے سر اٹھانے کی جگہ ہے۔ باقی ہماری عادت ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سختی' نرمی' دکھ' سکھ' تکلیف' راحت کے دنوں کو لوگوں میں ادل بدل کرتے رہتے ہیں' جس میں بہت سی حکمتیں مضمر ہیں۔ پھر جب وہ دکھ اٹھا کر باطل کی حمایت میں ہمت نہیں ہارے' تو تم حق کی حمایت میں کیوں کر ہمت ہار سکتے ہو؟ (اور اس لئے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے) یعنی سچے ایمان والوں کو منافقوں سے الگ کردے' دونوں کا رنگ صاف صاف اور جدا جدا نظر آنے

''ہماری عادت ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سختی' نرمی' دکھ' سکھ' تکلیف' راحت کے دنوں کو لوگوں میں ادل بدل کرتے رہتے ہیں' جس میں بہت سی حکمتیں مضمر ہیں''

ختم نبوۃ

لگے۔ (اور اللہ کو محبت نہیں ظلم کرنے والوں سے) ''ظالمین'' سے مراد اگر مشرکین ہیں' جو احد میں فریق مقابل تھے' تو یہ مطلب ہوگا کہ ان کی عارضی کامیابی کا سبب یہ نہیں کہ خدا ان سے محبت کرتا ہے' بلکہ دوسرے اسباب ہیں' اور منافقین مراد ہوں' جو عین موقع پر مسلمانوں سے الگ ہوئے تھے' تو یہ جتلا دیا کہ وہ خدا کے نزدیک مبغوض تھے' اس لئے ایمان و شہادت کے مقام سے انہیں دور پھینک دیا گیا (اور سواس واسطے کہ پاک صاف کرے اللہ ایمان والوں کو اور مٹادے کافروں کو) یعنی فتح اور شکست بدلتی چیز ہے اور مسلمانوں کو شہادت کا مقام بلند عطا فرمانا تھا' مومن و منافق کا پرکھنا' مسلمانوں کو سدھانا' یا ذنوب سے پاک کرنا اور کافروں کو آہستہ آہستہ مٹادینا منظور تھا کہ جب وہ اپنے عارضی غلبہ اور وقتی کامیابی پر مسرور مغرور ہوکر' کفر و طغیان میں بیش از بیش غلو کریں گے' خدا کے قہر و غضب کے اور زیادہ مستحق ہوں گے' اس واسطے یہ عارضی ہزیمت مسلمانوں کو ہوئی' نہیں تو اللہ کافروں سے راضی نہیں ہے۔''

کافروں اور منافقوں کو ڈھیل دیا جانا محض اللہ کی حکمت ہے:

ہاں واقعی اللہ تعالیٰ کبھی بھی کافروں سے راضی نہیں ہوسکتا' اس لئے وہ کسی مصلحت سے اگر انہیں مسلمانوں پر غلبہ دے دے' تو یہ وقتی غلبہ ہوگا اور آخرت میں تو کافروں اور منافقوں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے' اس لئے کافروں کو اپنی وقتی کامیابی پر ناچنے گانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ یہ محض اس لئے ہے تاکہ ان کی سرکشی میں اور اضافہ ہو اور بالآخر وہ خدائے قہار کے مزید غیظ وغضب کا شکار ہوں اور آخرت میں رسوا کن عذاب کے مستحق ہوں۔

''اور یہ نہ سمجھیں کافر کہ جو مہلت دیتے ہیں ان کو' کچھ بھلا ہے ان کے حق میں۔ ہم تو مہلت دیتے ہیں ان کو تاکہ ترقی کریں وہ گناہ میں اور ان کے لئے عذاب ہے خوار کرنے والا۔'' (آل عمران:۱۷۸)

> **اللہ تعالیٰ کبھی بھی کافروں سے راضی نہیں ہوسکتا' اس لئے وہ کسی مصلحت سے اگر انہیں مسلمانوں پر غلبہ دیدے تو یہ وقتی غلبہ ہوگا اور آخرت میں تو کافروں اور منافقوں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے**

حضرت علامہ عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یعنی ظاہری فتح و کامرانی کی شکل میں' یا لمبی عمروں اور خوشحالی اور دولت و ثروت کی شکل میں' جو ڈھیل کافروں اور منافقوں کو ملا کرتی ہے' تو انہیں خیال گزرتا ہے کہ ہم اگر مغضوب اور راندۂ درگاہ ہوتے (جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں) تو ہم کو اتنی فراخی و خوشحالی اور مہلت کیوں دی جاتی؟ اور مسلمانوں کے مقابلے میں ہمیں جیت کیوں نصیب ہوتی؟ سو واضح رہے کہ یہ مہلت دینا ان کے حق میں کچھ بھلی بات نہیں' کیونکہ انہیں مہلت دینے کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ جن کو گناہ سمیٹ کر کفر پر مرنا ہے' وہ خوش حالی و فراوانی اور کامیابی کے ظاہری نقشوں کو دیکھ کر اپنی آزادی اور اختیار سے جی بھر کر ارمان نکالیں اور گناہوں کا ذخیرہ فراہم کرلیں۔ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہم تو بڑی عزت اور شان و شوکت میں ہیں' حالانکہ ذلیل و خوار کرنے والا عذاب ان کے لئے تیار ہے' لہٰذا سوچ لیں کہ مہلت دینا ان کے حق میں بھلا ہوا یا برا؟''

(تفسیر عثمانی تبدیلی کے ساتھ)

قرآن پاک میں مسلمانوں کو صاف لفظوں میں یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ ہم فتح و نصرت کو کبھی کبھی ماضی میں بھی اپنی حکمت و مصلحت کے تحت کچھ وقتوں کے لئے انبیاءً و رسل اور ان کے ماننے والوں سے ٹالتے رہے ہیں' حتیٰ کہ وقت کے انبیاءً و رسل کی مایوسانہ کیفیت اپنے عروج کو پہنچ جاتی تھی۔ قرآن پاک نے اس صورتحال کی اس طرح بلیغ تصویر کھینچی ہے:

''یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ

ختم نبوۃ

ان سے جھوٹ کہا گیا تھا' پہنچی ان کو ہماری مدد۔ پھر بچادیا جن کو ہم نے چاہا اور پھرتا نہیں عذاب ہمارا قوم گناہگار سے۔'' (یوسف:۱۱۰)

دوسری آیت میں ارشاد ہے:

''کیا تم کو یہ خیال ہے کہ جنت میں چلے جاؤ گے' حالانکہ تم پر نہیں گزرے حالات ان لوگوں جیسے جو ہو چکے تم سے پہلے کہ پہنچی ان کو سختی اور تکلیف اور جھڑجھڑائے گئے' یہاں تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے' کب آوے گی اللہ کی مدد؟ سن رکھو اللہ کی مدد قریب ہے۔'' (البقرہ:۲۱۴)

یعنی مہلت دیئے جانے اور عذاب میں تاخیر کی وجہ سے پہلی قوموں کو بھی دھوکہ ہوا تھا اور ان کے حوصلے اور بڑھ گئے تھے۔

علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں:

''یعنی تاخیر عذاب سے دھوکہ مت کھاؤ۔ پہلی قوموں کو بھی لمبی مہلتیں دی گئیں اور عذاب آنے میں اتنی دیر ہوئی کہ منکرین بالکل بے فکر ہوکر بیش از بیش شرارتیں کرنے لگے۔ یہ حالات دیکھ کر پیغمبروں کو ان کے ایمان لانے کی کوئی امید نہ رہی' ادھر خدا کی طرف سے ان کو ڈھیل اس قدر دی گئی کہ مدت دراز تک عذاب کے کچھ آثار نظر نہ آتے تھے۔ غرض دونوں طرف کے حالات و آثار پیغمبروں کے لئے یاس انگیز تھے۔

یہ منظر دیکھ کر کفار نے یقینی طور پر خیال کرلیا کہ انبیاؑ سے جو وعدے ان کی نصرت اور ہماری ہلاکت کے کئے گئے تھے' سب جھوٹی باتیں ہیں۔ عذاب وغیرہ کا ڈھکوسلا صرف ڈرانے کے واسطے تھا۔ کچھ بعید نہیں کہ اس مایوس کن اور اضطراب انگیز حالت میں انبیاؑ کے قلوب میں بھی یہ خیالات آنے لگے ہوں کہ وعدہ عذاب کو جس رنگ میں ہم نے سمجھا تھا' وہ صحیح نہ تھا' یا وساوس و خطرات کے درجہ میں بے اختیار یہ وہم گزرنے لگے ہوں کہ ہماری نصرت اور منکرین کی ہلاکت کے جو وعدے کئے گئے تھے' کیا وہ پورے نہ کئے جائیں گے؟ جیسے دوسری جگہ فرمایا:''وزلزلوا حتی یقول

اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمت و مہربانی سے مایوس ہونا کفر ہے لیکن ظاہری حالات و اسباب کے اعتبار سے ناامیدی کفر نہیں' یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں چیز کی طرف سے جہاں تک اسباب ظاہری کا تعلق ہے' مایوسی ہے لیکن حق تعالیٰ کی رحمت کاملہ سے مایوسی نہیں

الرسول والذین معہ متی نصر اللہ۔'' (البقرہ:۲۱۴) جب مجرمین کی بے خوفی اور انبیاؑ کی تشویش اس حد تک پہنچ گئی' اس وقت ناگہاں آسمانی مدد آئی' پھر جس کو خدا نے چاہا' یعنی فرمانبردار مومنین کو' محفوظ و مصؤن رکھا اور مجرموں کی جڑ کاٹ دی۔''

یہاں یہ خطرہ نہ گزرے کہ کیا انبیاؑ بھی اللہ کی مدد سے مایوس ہوجایا کرتے تھے؟ اس سوال کا جواب علامہ عثمانیؒ نے اس طرح دیا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی غیر محدود رحمت و مہربانی سے مایوس ہونا کفر ہے' لیکن ظاہری حالات و اسباب کے اعتبار سے ناامیدی کفر نہیں' یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں چیز کی طرف سے جہاں تک اسباب ظاہری کا تعلق ہے' مایوسی ہے' لیکن حق تعالیٰ کی رحمت کاملہ سے مایوسی نہیں۔ آیت:''حتی اذا استیئس الرسل'' میں یہی مایوسی مراد ہے' جو ظاہری حالات و آثار کے اعتبار سے ہو' ورنہ پیغمبر خدا کی رحمت سے کب مایوس ہوسکتے ہیں۔''

ہم مسلمان عجلت پسند ہیں:

''زلزلوا'' کی قرآنی تعبیر کتنی ہمہ گیر بلیغ اور خوف و امتحان کی اس زبردست کیفیت کو اجاگر کرتی ہے جس سے مسلمانوں اور خود انبیاؑ کو سابقہ پڑا تھا۔ آج اگر مسلمانوں پر مشکل وقت

ختم نبوۃ

آن پڑا ہے' اگر دین کا نام لینے کے جرم میں ان کا ہر جگہ' بڑے پیمانے پر اور کفر و طاغوت کی تمام ترقی یافتہ طاقتوں کے ذریعہ پیچھا کیا جا رہا ہے' انہیں دوڑایا جا رہا ہے' ان کے گرد گھیرا ڈالا جا رہا ہے اور ان کی زندگی' عزت اور انسانی حرمت کو نت نئے طریقوں سے پامال کیا جا رہا ہے' تو چنداں جائے تعجب نہیں کہ یہ تو ایمان کی پختگی اور اسلامی احکام پر سختی سے قائم رہنے کا وہ "ٹیکس" ہے جو وفا کیش فرزندانِ اسلام کو خوشی خوشی اور سرخروئی کے ساتھ ادا ہی کرنا پڑے گا۔

حدیث صحیح میں حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (جس کو علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے) کہ:

"ہم صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے لئے اللہ سے نصرت کی دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں یہ ہوا کہ ان میں سے کسی کے بیچ سر پر آرا رکھ کر قدم تک دو حصوں میں چیر دیا گیا' لیکن اس کی وجہ سے وہ دین سے نہیں پھرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اللہ اس دین کو اتنا مکمل کردے گا کہ ایک سوار "صنعاء" سے "حضر موت" (یہ دونوں جگہیں یمن میں ہیں) تک اس طرح بے خوف سفر کرے گا کہ اس کو خدا کے سوا اور اپنی بکریوں کے سلسلے میں بھیڑیے کے سوا کسی چیز کا خوف نہ ہوگا' لیکن تم لوگ عجلت پسند ہو۔" (تفسیر ابن کثیرؒ)

لہٰذا ہم مسلمانوں کو عجلت اور بے صبری سے کام نہیں لینا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور سچے رسول کی پیش گوئی سچی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو' دین پسندوں کو اور دین کی نصرت کرنے والوں کو ضرور غلبہ دے گا' اہل ایمان کو عزت دے گا' دین کا کلمہ بلند کرے گا' اور کافروں' منافقوں اور یہود و نصاریٰ و مشرکین و ملحدین کو ذلیل وخوار کرے گا۔ یہ اس کا اٹل فیصلہ' ناقابل تنسیخ تقدیر' لکھا ہوا وعدہ اور اس کا وعدہ کردہ قول برحق ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا پکا اور وعدے کا سچا بھلا کون ہوگا؟

فتح اور شکست اور غلبہ اور جیت کا معاملہ بعض دفعہ انسانوں کے لئے ابہام آمیز' غیر واضح اور ناقابل فہم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ جو چیز "فتح مبین" نظر آتی ہے وہ ذلت آمیز شکست' رسوا کن ہزیمت اور مٹی میں ملا دینے والی پستی ہوتی ہے' جب کہ جو صورت حال ہزیمت نظر آتی ہے' وہ زبردست فتح اور قابل افتخار کامیابی ہوتی ہے۔

انجام کار کو اللہ تعالیٰ کے سوا کون جانتا ہے؟ وہی خالق خیر اور خالق شر ہے' لہٰذا کبھی کبھی خیر' شر کے نقشے میں موجود ہوتا ہے' جب کہ خیر نظر آنے والی بات شر محض کا یقینی پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اعتبار انجام کار کا ہے:

"تو شاید تم کو پسند نہ آوے ایک چیز' اور اللہ نے رکھی ہو اس میں بہت خوبی۔" (النساء:۱۹)

نیز ارشاد ہے:

"اور شاید کہ تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں' اور شاید تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں' اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" (البقرہ:۲۱۶)

اللہ تعالیٰ اس دین کو' دین پسندوں کو اور دین کی نصرت کرنے والوں کو ضرور غلبہ دے گا' اہل ایمان کو عزت دے گا' دین کا کلمہ بلند کرے گا اور کافروں' منافقوں اور یہود و نصاریٰ و مشرکین وملحدین کو ذلیل وخوار کرے گا' یہ اس کا اٹل فیصلہ' ناقابل تنسیخ تقدیر' لکھا ہوا وعدہ اور اس کا وعدہ کردہ قولِ برحق ہے

سچ ہے کہ اللہ جانتا ہے' ہم نہیں جانتے' وہ عواقب سے ہماری بہ نسبت زیادہ واقف ہے اور دنیا و آخرت میں ہماری صلاح و فلاح کی باتوں کی زیادہ خبر رکھتا ہے' اس لئے ہمیں اس کے وعدے پر یقین کرنا چاہئے تاکہ ہم دنیا و آخرت کی کامرانیوں سے ہمکنار ہوں۔

(بشکریہ ماہنامہ "ندائے شاہی" مراد آباد' انڈیا)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

فتنۂ قادیانیت اور پیغام اقبالؒ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اپنے بلند پایہ ملی افکار کی بنا پر ہمارے جدید حلقوں کا مرجع عقیدت ہیں' ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لوگوں نے جس فراخ قلبی سے تحقیق و تفتیش کا معرکہ سر کیا ہے وہ ہمارے ماضی قریب کے کسی لیڈر کے حصہ میں نہیں آیا' لیکن علامہ مرحوم کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو جو ان کے آخری دور حیات میں گویا ان کی زندگی کا واحد مشن بن گیا تھا' مصلحت پسندوں نے اسے اجاگر کرنے سے پہلوتہی کی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ دیوبند کے ایک مرد قلندر (حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ) کے فیضان صحبت نے فطرت اقبالؒ کے اس پہلو کی مشاطگی کی تھی۔ حضرت مولانا کشمیریؒ کے سوز جگر نے اقبال مرحوم کو قادیانیت کے خلاف شعلہ جوالہ بنا دیا تھا۔ چنانچہ علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے میں پہلے شخص تھے جن کو ''فتنۂ قادیانیت'' کی سنگینی نے بے چین کر رکھا تھا۔ وہ اس فتنہ کو اسلام کے لئے مہلک اور وحدت ملت کے لئے مہیب خطرہ تصور کرتے تھے۔ ان کی تقریر و تحریر میں ''قادیانی ٹولے'' کو ''غداران اسلام'' اور ''باغیان محمدؐ'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا' اس لئے کہ ان کے نزدیک اس فرقہ کے موقف کی ٹھیک ٹھیک تعبیر کے لئے اس سے زیادہ موزوں کوئی لفظ نہیں تھا' نہ ہو سکتا تھا' وہ اس فتنہ کے استیصال کو سب سے بڑا ملی فرض سمجھتے تھے' اور وہ ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضطرب تھے کہ اس ''ناپاک ناسور'' کو جسد ملت سے کاٹ پھینکا جائے ورنہ یہ ساری امت کو لے ڈوبے گا۔ افسوس ہے کہ اقبالؒ کے جانشینوں نے اقبال کی ''بانگ درا'' پر گوش بر آواز ہونے کی ضرورت نہ سمجھی' ورنہ اگر نقاش پاکستان کے انتباہ پر توجہ کی جاتی تو اقبال کے پاکستان کی تاریخ شہید ملت لیاقت علی خان کے قتل سے شروع ہو کر مشرقی پاکستان کے سقوط تک رونما ہونے والے واقعات سے یقیناً پاک ہوتی...... ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ پیغام اقبال کا جواب نہیں بلکہ اس کی بسم اللہ ہے۔ اقبال کا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی' سیاسی اور معاشرتی اداروں میں اس باغی گروہ کی شرکت امت مسلمہ کی موت ہے۔ آج صرف پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام (خصوصاً خطہ عرب اور مشرق وسطی) ان باغیان اسلام کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ تل ابیب سے ربوہ کا رابطہ اہل نظر سے مخفی نہیں اور یہودی فوج میں قادیانی ٹولے کی ''خدمات'' عالم آشکارا ہو چکی ہیں۔ اس تقریب میں ہم عالم اسلام کی خدمت میں ''پیام اقبال'' پیش کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یا تو ملت اسلامیہ کو عالم اسلام میں پھیلے ہوئے قادیانی گروہ سے جرأت مردانہ کے ساتھ نمٹنا ہوگا یا پھر اسے اپنی خودکشی کے فیصلے پر دستخط کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ قاضی وقت بڑی عجلت کے ساتھ اپنا آخری فیصلہ لکھنے کے لئے بے تاب ہے اور مستقبل کا مؤرخ اس فیصلہ کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کے لئے مضطرب نظر آتا ہے...... اب یہ سربراہان اسلام اور قائدین ملت کے تدبر پر منحصر ہے کہ یہ فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے؟

اسلام کی بنیاد:

''اسلام کا سیدھا سادا مذہب دو قضایا پر مبنی ہے: خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ انبیاءؑ کے آخری نبی ہیں' جو وقتاً فوقتاً ہر ملک اور ہر زمانے میں اس غرض سے مبعوث ہوتے تھے کہ نوع انسان کی رہنمائی صحیح طرز زندگی کی طرف کریں۔'' (حرف اقبال)

ملحد دائرہ اسلام سے خارج:

''جن دو قضایا (عقیدوں) پر اسلام کی عمارت قائم ہے وہ اس قدر سادہ ہیں کہ ان میں الحاد ناممکن ہے' جس سے ملحد دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔''

(حرف اقبال)

ختم نبوۃ

ختم نبوت کا تصور:

"ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کردی ہے۔ اس کے معنی بالکل سلیس ہیں...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے۔ قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا' یہی وجہ ہے کہ وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔"

(حرف اقبال)

اسلام کی حد فاصل:

"اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے' جس کے حدود مقرر ہیں یعنی وحدت الوہیت پر ایمان' انبیأ علیہ السلام پر ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم رسالت پر ایمان' دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں' لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیأ کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے' کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا' لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔"

ختم نبوت کے معنی:

"ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزاء نبوت کے موجود ہیں۔ یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل' مسیلمہ کذاب کو اسی بنأ پر قتل کیا گیا۔ حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے' وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالت مآب کی نبوت کی تصدیق تھی۔"

(عکس تحریر علامہ اقبال بنام جناب نذیر نیازی صاحب' مندرجہ انوار اقبال ص ۴۴۔۴۵ مرتبہ جناب بشیر احمد صاحب ڈار شائع کردہ: اقبال اکادمی پاکستان' کراچی)

قادیانیوں کے لئے دو راستے:

"میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہو' تاکہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔" (حرف اقبال ص: ۱۳۷)

قادیانی علیحدہ امت:

"میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے۔ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے' کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا' اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کررہی ہے۔" (حرف اقبال ص: ۱۳۸)

قادیانیت: اسلام کے لئے مہلک:

میرے نزدیک "بہائیت" قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے' لیکن مؤخرالذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے' لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔

(حرف اقبال ص: ۱۲۳)

قادیانیت: یہودیت کا چربہ:

"اس کا (قادیانی فرقہ) حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں' اس (قادیانی فرقہ) کے نبی کے متعلق نجومی تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ

یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔“

(حرف اقبال ص:۱۲۳ مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

قادیانی گستاخ:

جب علامہ مرحوم پر ان کی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دے کر قادیانی اخبار ”سن رائز“ نے اعتراض کیا کہ پہلے تو علامہ اس تحریک کو اچھا سمجھتے تھے‘ اب خود ہی اس کے خلاف بیان دینے لگے‘ تو اس کے جواب میں علامہ مرحوم نے حسب ذیل بیان دیا:

”مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی۔ اس تقریر سے بہت پہلے مولوی چراغ نے‘ جو مسلمانوں میں کافی سربرآوردہ تھے اور انگریزی میں اسلام پر بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے‘ بانی تحریک (مرزا غلام احمد) کے ساتھ تعاون کیا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کتاب موسومہ ”براہین احمدیہ“ میں انہوں نے بیش قیمت مدد بہم پہنچائی لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہوجاتی‘ اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں‘ تحریک کے دو گروہوں کے (لاہوری‘ قادیانی) باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے‘ معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت‘ بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا‘ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی‘ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلقہ نازیبا کلمات کہتے سنا (اور یہ قادیانیوں کی روزمرہ عادت ہے...... ناقل) درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے‘ تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے‘ بقول ایمرسن: ”صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔“ (حرف اقبال ۱۳۱‘۱۳۲)

قادیانی حکمت عملی:

”ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی (ان لوگوں (یعنی مسلمانوں) کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا‘ یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں‘ جو سڑ گیا ہے‘ اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں‘ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں تعلق کی حاجت ہے...... ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ”تشحیذ الاذہان قادیان ج ۶‘ نمبر ۲ ص ۳۱۱...... ناقل) اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا‘ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار‘ اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)‘ مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق‘ نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے‘ یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں‘ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے‘ کیونکہ سکھ‘ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے‘ اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟“ (حرف اقبال ص:۱۳۷‘۱۳۸)

قادیانی مذہبی سٹے باز:

”ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کرسکتا ہے اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتی بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا جب اس نے اپنے مذاحیہ انداز میں کہا:

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ“

(حرف اقبال ص:۱۲۵)

ختم نبوۃ

قادیانی غداران اسلام:

’’فتوحات کی متعلقہ عبارتوں کو پڑھنے کے بعد میرا یہ اعتقاد ہے کہ ہسپانیہ کا یہ عظیم الشان صوفی (شیخ محی الدین ابن عربی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اسی طرح مستحکم ایمان رکھتا ہے جس طرح کہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان رکھ سکتا ہے۔ اگر شیخ کو اپنے صوفیانہ کشف میں یہ نظر آجاتا کہ ایک روز مشرق میں چند ہندوستانی‘ شیخ کی صوفیانہ نفسیات کی آڑ میں پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کا انکار کردیں گے تو یقیناً علمائے ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غداران اسلام سے متنبہ کردیتے۔‘‘ (حرف اقبال)

قادیانی ڈرامہ:

’’ان لوگوں کی قوت ارادی پر ذرا غور کرو جنہیں الہام کی بنیاد پر یہ تلقین کی جاتی ہے کہ اپنے سیاسی ماحول کو اٹل سمجھو پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے‘ زوال وانحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔‘‘(حرف اقبال)

قادیانی ملحدانہ اصطلاحات:

’’اسلامی ایران میں مؤبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز‘ حلول‘ ظل وغیرہ (قادیانی) اصطلاحات وضع کیں تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپاسکیں۔ ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں‘ حتیٰ کہ مسیح موعود کی (قادیانی) اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی مؤبدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اول کے تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔‘‘ (حرف اقبال ص:۱۲۳‘۱۲۴)

قادیانیت: اسلامی وحدت کے لئے خطرہ:

’’مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنا نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے (کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا‘ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں...... بیان مرزا محمود احمد‘ خلیفہ قادیان مندرجہ آئینہ صداقت ص ۳۵) مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔‘‘

(حرف اقبال ص:۱۲۲ مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

قادیانیت کے خلاف شدت احساس:

’’ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے وہ جدید اجتماعات کے طالب علم پر بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان‘ جسے پچھلے دن سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب نے ’’ملازدہ‘‘ کا خطاب دیا تھا‘ اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔ اگرچہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سمجھ نہیں‘ نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا ہے۔‘‘ (حرف اقبال ص:۱۲۴)

قادیانی تلعب بالدین:

’’حکومت کو موجودہ صورت حالات پر غور کرنا چاہئے اور اس معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف مدافعت کرے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت جس شخص کو تلعب بالدین کرتے پائے اس کے دعاوی کو تحریر وتقریر کے ذریعہ جھٹلایا جائے‘ پھر یہ کیا مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے حالانکہ اس کی وحدت خطرہ میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو‘ اگرچہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔‘‘

(حرف اقبال ص:۱۲۶)

قادیانی خدمات کا صلہ:

علامہ اقبال مرحوم قادیانی تحریک کو انگریز کی آلہ کار سمجھتے تھے‘ اس لئے انہوں نے انگریزی حکومت سے طنزاً فرمایا کہ:

’’اگر کوئی گروہ (یعنی قادیانی) جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے‘ حکومت کے لئے مفید ہو تو حکومت اس کی ’’خدمات کا صلہ‘‘ دینے کی پوری طرح مجاز

ختم نبوۃ

ہے' دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوسکتی' لیکن یہ توقع رکھنی بے کار ہے کہ خود (مسلمانوں کی) جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کردے جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔"

(حرف اقبال ص:۱۲۶)

قادیانی پالیسی:

"میں نے (سابقہ بیان میں) اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی ہی ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی نہیں' البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ پالیسی مذہبی جماعتوں کے فوائد کے خلاف ہے' اگرچہ اس سے بچنے کی راہ کوئی نہیں' جنہیں خطرہ محسوس ہو انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی' میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے' یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔" (حرف اقبال ص:۱۲۸'۱۲۹)

اسلام اور ملک دونوں کے غدار:

"میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی' اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔"

(اس وقت ہندوستان انگریزی سامراج کے زیر تسلط تھا اور قادیانی انگریزی سلطنت کی بقا و استحکام کے لئے سرتوڑ کوشش کررہے تھے......ناقل) (پنڈت نہرو کے جواب میں بحوالہ کچھ پرانے خطوط میں ۲۹۳ ج ا' مرتبہ جواہر لال نہرو' مطبوعہ جامعہ لمیٹڈ دہلی (انڈیا) مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم اے ایل ایل بی)

قادیانیت کا وظیفہ:

"مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرنا ہے۔" (حرف اقبال)

قادیانی تفریق:

"قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر' جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کرکے اختیار کی ہے' خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔" (حرف اقبال)

قادیانی مقصد:

"قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی امت تیار کرنا ہے۔" (حرف اقبال)

قادیانی جرم:

"قرآن کریم کے بعد نبوت ووحی کا دعویٰ تمام انبیاءؑ کرام کی توہین ہے۔ یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے' قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی' عقائد اسلام' شرافت انبیاءؑ' خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر ومنافی ہے۔"

(فیضان اقبال ص:۳۳۵)

آنحضرت ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کافر' کذاب اور دجال ہے

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ ابومعاویہ مولانا محمد طیب فاروقی نے کہا ہے کہ پوری امت مسلمہ متحد ہوکر ناموس رسالت کا تحفظ کرے' انہوں نے مختلف مساجد میں درس اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا فاروقی نے ضلع منڈی بہاؤالدین کے علماءؑ اور خطباءؑ سے انفرادی ملاقاتیں بھی کیں اور قادیانیت کے حوالے سے ملک میں موجودہ صورتحال پر ان سے تبادلۂ خیال کیا' انہوں نے علماءؑ کرام کو رد قادیانیت پر مجلس کے مطبوعہ رسائل پیش کئے۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنسوں اور دفاع ناموس رسالت کنونشن کا انعقاد ہوا' جس سے مقامی علماءؑ کرام کے علاوہ استاذ المناظرین مولانا خدا بخش اور مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج تک پوری امت کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کافر' کذاب اور دجال ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس بدبخت کی سزا قتل ہے جس کا نفاذ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے' قادیانیوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ مسلمان آقائے دوجہاں ﷺ کے دامن اقدس سے علیحدہ ہوکر مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ ہوکر جہنم کا ایندھن بن جائیں' قادیانیوں کی یہ ارتدادی سرگرمیاں آئین پاکستان کے خلاف اور بغاوت پر مبنی ہیں۔ کانفرنسوں میں یہ قراردادیں منظور کی گئیں کہ انتظامیہ توہین رسالت کے قانون کو غیر مؤثر بنانے کی کوشش سے باز رہے' قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا کیا جائے' ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور پورے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے۔

وعدہ خلافی

وعدہ کرکے اس کو پورا کرنا ضروری ہے اور وعدہ خلافی ایک قسم کا جھوٹ ہے۔ اس لئے قرآن وحدیث میں وعدہ خلافی سے بچنے اور ہمیشہ وعدہ پورا کرنے کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے اور بدعہدی و غداری کو سخت جرم اور ایمان کے منافی ومخالف قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

''اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے:

''اور پورا کرو عہد کو' بے شک عہد کی پوچھ ہوگی۔''

(سورۂ بنی اسرائیل' ترجمہ شیخ الہند)

اس میں سب عہد داخل ہیں' خواہ اللہ تعالیٰ سے کئے جائیں یا بندوں سے' بشرطیکہ غیر مشروع نہ ہوں۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ کسی کو قول و قرار دے کر صلح کا اس میں بدعہدی کرنا' اس کا وبال ضرور پڑتا ہے۔ (فوائد عثمانی)

وعید:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''منافق کی تین نشانیاں ہیں:
(۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے'
(۲) وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے'
(۳) جب اس کو کسی چیز کا امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔''

(صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں) کہ آدمی اگرچہ نماز اور روزہ کی ادائیگی کرتا ہو اور اپنے کو مسلمان بھی کہتا اور سمجھتا ہو (پھر بھی ان بداخلاقیوں کی وجہ سے وہ ایک قسم کا منافق ہی ہے)۔ جھوٹ' خیانت اور وعدہ خلافی درحقیقت منافقوں کی خصلتیں ہیں اور جس شخص میں یہ بری عادتیں موجود ہوں وہ خواہ عقیدہ کا منافق نہ ہو لیکن عمل اور

مولانا ابوجندل قاسمی

سیرت میں منافق ہی ہے۔ بہرحال اس حدیث میں وعدہ خلافی کو نفاق کی نشانی اور ایک منافقانہ خصلت بتلایا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر بدعہدی کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بدعہدی کی وجہ سے قائم کیا جائے گا (تاکہ سب کے سامنے اس کی ذلت ہو کہ یہ شخص دنیا میں بدعہد تھا)۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہت کم ایسا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ:

''لا ایمان لمن لا امانة له و لا دین لمن لا عهد له۔''

ترجمہ: ''جس میں امانت کی خصلت نہیں' اس میں ایمان نہیں' اور جس میں عہد کی پابندی نہیں' اس میں دین نہیں۔'' (مشکوٰۃ ص ۱۵)

یعنی امانت داری اور عہد کی پابندی سے کسی آدمی کا خالی ہونا دین وایمان کی حقیقت سے اس کی محرومی اور بے نصیبی کی دلیل ہے کیونکہ امانت اور ایفاء عہد ایمان واسلام کے لوازم میں سے ہیں۔

اس طرح کی احادیث کا مقصد ومنشاء یہ نہیں ہوتا کہ ایسا شخص اسلام کے دائرہ سے بالکل نکل گیا اور اب اس پر بجائے اسلام کے کفر کے احکام جاری ہوں گے بلکہ مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص ایمان کی اصل حقیقت اور اس کے نور سے بے نصیب ہے جس کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ اس کا ایمان بہت ناقص درجہ کا اور بے جان ہے۔ (معارف الحدیث ص ۱۵۰ ج ۱)

ابن عساکرؒ نے بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''وعدہ (ایک طرح کا) قرض ہے' (لہٰذا جس طرح انسان' قرض کی ادائیگی کو ضروری سمجھتا ہے اسی طرح وعدہ کو پورا کرنا ضروری سمجھے) ہلاکت ہو ایسے شخص کے لئے جو وعدہ کرکے اس کو

پورا نہ کرے۔"

(حقوق الاسلام ص ۴۵ قاضی پانی پتی)

یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

کاریگروں کے وعدے:

عموماً پیشہ ور لوگ بہت وعدے کرتے ہیں' وہ یہ جانتے ہیں کہ ہم کام وقت پر نہیں دے سکیں گے' پھر بھی کام لے کر رکھ لیتے ہیں اور پھر جب کام والے آ کر تقاضا کرتے ہیں تو اتنے جھوٹے وعدے کرتے ہیں کہ اس بے چارے کی جان آفت میں مبتلا کر دیتے ہیں' اور عجب یہ کہ گویا وہ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھتے' حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی سخت وعید اس سلسلہ میں فرمائی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں میں سب سے بڑے جھوٹے رنگ ریز اور سنار لوگ ہیں (کیونکہ ان کے یہاں جھوٹے وعدوں کی بھرمار ہوتی ہے)۔" (ابن ماجہ ص ۱۵۶)

اسی طرح کاتب' پریس کا کام کرنے والے' کتابوں کی جلد بنانے والے' درزی' لوہار وغیرہ بھی بہت زیادہ وعدہ کرتے ہیں اور پورا نہیں کرتے اور یوں سمجھتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولا تو کام کوئی نہیں لائے گا جب کہ یہ ان کا باطل اور خام خیال ہے' سمجھتے نہیں کہ رزاق خدا ہے اور مقدر کے بقدر ضرور ملے گا حالانکہ جھوٹ بول کر اور جھوٹا وعدہ کر کے وہ اپنی کمائی کی برکت ختم کر دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ حدیث پر عمل کریں اور سچ کو اختیار کریں تو دنیا و آخرت میں آرام سے رہیں اور خوب برکت ہو۔

جھوٹ' خیانت اور وعدہ خلافی درحقیقت منافقوں کی خصلتیں ہیں اور جس شخص میں یہ بری عادتیں موجود ہوں وہ خواہ عقیدہ کا منافق نہ ہو لیکن عمل اور سیرت میں منافق ہی ہے

وعدہ پورا کرنے کا حکم کب تک؟

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی سے (کسی جگہ آ کر ملنے کا) وعدہ کیا' پھر نماز کے وقت تک ان میں سے ایک نہیں آیا' اور دوسرا وقت معین پر مقررہ جگہ پر پہنچ گیا اور نہ آنے والے کا انتظار کرتا رہا' یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا' اور یہ پہنچ جانے والا نماز پڑھنے کے لئے مقررہ جگہ سے چلا گیا تو اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' یعنی اس کو وعدہ خلافی کرنے والا نہیں کہا جائے گا۔

مجبوری کا حکم:

"جب کسی نے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کیا اور اس کی نیت بھی تھی کہ وعدہ پورا کروں گا لیکن (کسی وجہ سے) وہ وعدہ پورا نہ کر سکا اور وقت مقررہ پر نہ آ سکا تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔"

(ابوداؤد مع البذل ص ۲۷۷ ج ۵)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے کوئی وعدہ کیا اور اس کو پورا کرنے کی نیت ہی نہیں تھی اور اس کا یہ وعدہ ایک طرح کا فریب تھا تو یہ وعید میں داخل ہے' لیکن اگر کسی مجبوری سے نہ آ سکا تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں۔

ایک واقعہ:

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے (یعنی آپ کے نبی ہونے سے پہلے) آپ سے خرید و فروخت کا ایک معاملہ کیا (پھر جو کچھ مجھے دینا تھا اس کا کچھ حصہ تو میں نے وہیں دے دیا) اور کچھ ادا کرنا باقی رہ گیا' تو میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں اسی جگہ لے کر آتا ہوں۔ پھر میں بھول گیا اور تین دن کے بعد مجھے یاد آیا (میں اسی وقت لے کر پہنچا) میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ موجود ہیں تو آپ نے فرمایا:

"تم نے مجھے بڑی مشکل میں ڈال دیا اور بڑی زحمت دی' میں تمہارے انتظار میں تین دن سے یہیں ہوں۔"

(ابوداؤد مع البذل ص ۲۷۷ ج ۵)

گویا اعلان نبوت سے پہلے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدہ کے اتنے پابند تھے کہ تین دن تک ایک جگہ رہ کر ایک شخص کا انتظار فرماتے رہے۔ واضح رہے کہ وعدہ کی اس حد تک پابندی کرنا شرعاً لازم نہیں' جیسا کہ اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں جو "خلق عظیم" ودیعت فرمایا تھا' اس کا تقاضا یہی تھا۔ واللہ اعلم۔ (معارف الحدیث ص ۲۷۸ ج ۲)

اخبارِ ختمِ نبوت

قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں

کنری (نمائندہ خصوصی) قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں' انہیں کسی بھی قسم کی رعایت دینا اسلام اور ملک کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے ناظم میاں عبدالواحد صاحب کی صدارت میں دفتر ختم نبوت کنری میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور معززین شہر نے شرکت کی' اس موقع پر انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہم پر فرض ہے اور ہم ہر حال میں اس کی حفاظت کریں گے۔ اجلاس میں شرکت کرنے والے علماء کرام اور معززین شہر میں مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا ضیاء الرحمن فاروقی' مولانا مظہر علی سکندری' مولانا نور محمد اشاری' محمد الیاس نوہڑی' اعجاز' سہیل' ریاض' مولانا اختر ابراہیم خان اور عبدالرشید راجپوت شامل تھے۔

چیچہ وطنی میں قادیانیوں کے خلاف مسلم ووٹر لسٹوں میں ناموں کے اندراج کے خلاف اعتراضات داخل کرادیئے گئے

چیچہ وطنی (رپورٹ: عبدالحکیم نعمانی) تحصیل چیچہ وطنی میں سینکڑوں قادیانیوں کے خلاف مسلم ووٹر لسٹوں میں ناموں کے اندراج کے خلاف اعتراضات داخل کرادیئے گئے۔ تفصیلات کے مطابق ووٹر لسٹوں میں مذہب کے خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کے حلف نامے کی بحالی کے نوٹیفکیشن کی روشنی میں اعتراضات داخل کرانے کی مہلت کم ہونے اور طریقہ کار کے انتہائی پیچیدہ ہونے کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مجلس احرار اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں نے دن رات محنت کرکے تحصیل چیچہ وطنی کے شہری و دیہی حلقوں کے ایسے قادیانیوں کا پتہ چلایا جن کے نام بطور ووٹر مسلم فہرستوں میں درج کئے گئے تھے' اس سارے کام کی نگرانی مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے کی۔ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے ناظم نشریات محمد معاویہ رضوان کی جانب سے ریوائزنگ اتھارٹی چودھری وقار منصور اور شاہد نواز بھٹی جوڈیشل مجسٹریٹ (سول جج) کی عدالتوں میں ۳۲۹ قادیانی ووٹروں پر اعتراضات حسب ضابطہ دائر کردیئے گئے ہیں' جس کے لئے آئندہ چند روز میں اعتراض کنندہ اور قادیانیوں کو سول عدالتوں میں طلب کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے جنرل سیکریٹری قاری عبدالجبار اور علماء کونسل کے چیئرمین قاری منظور احمد طاہر نے مجموعی طور پر ۸۱ قادیانی ووٹروں پر اعتراضات داخل کئے ہیں۔ وقت کم ہونے اور نظام پیچیدہ ہونے کی بناء پر متعدد قادیانیوں پر اعتراضات داخل نہیں کرائے جاسکے۔ مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے چودھری عبدالرزاق ایڈووکیٹ' محمد معاویہ رضوان' حافظ حبیب اللہ رشیدی' حافظ جاوید اقبال' محمد رمضان جلوی' قاری عبدالجبار' قاری منظور احمد طاہر' یاسر' نسیم' ذیشان' سرور بھٹی اور آصف سمیت ان تمام حضرات کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے بھرپور محنت کرکے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ انہوں نے اس ضمن میں الیکشن کمیشن آفیسر ساہیوال کے تعاون کو بھی سراہا۔

سانحہ ارتحال

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور ضلعی جنرل سیکریٹری حافظ محمد یوسف عثمانی اور انجمن الراعیان کے رہنما حافظ محمد ایوب کے والد ماجد حاجی محمد اسمٰعیل قضائے الٰہی سے انتقال کرگئے۔ ان کی نماز جنازہ حافظ محمد یوسف عثمانی نے پڑھائی' ان کی تدفین قبرستان کلاں گوجرانوالہ میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں پاکستان شریعت کونسل کے مولانا زاہد الراشدی' جمعیت علمائے اسلام کے مولانا سید عبدالمالک شاہ' ضلعی امیر مولانا مفتی رشید احمد العلوی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حافظ محمد اعظم' شیخ بشیر احمد' حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد الیاس قادری اور دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس ضلعی دفتر میں مولانا فقیر اللہ اختر کی صدارت میں منعقد ہوا' جس میں حاجی محمد اسماعیل کی رحلت پر دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اجلاس میں حافظ احسان الواحد' پروفیسر محمد اعظم' پروفیسر حافظ محمد انور' سید

احمد حسین زید' حافظ محمد معاویہ' حافظ محمد ثاقب' مولانا محمد الیاس قادری اور محمد امان اللہ قادری نے شرکت کی۔

مولانا اجمل خان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی

ڈلے والا (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈلے والا کے ایک تعزیتی اجلاس میں جمعیت علمائے اسلام کے سرپرست حضرت مولانا محمد اجمل خان کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا گیا کہ حضرت مولانا کی دینی وسیاسی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے ہمیشہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی آواز کے خلاف دینی وفکری جدوجہد کی۔ آپ نے کفریہ طاقتوں کا ہر دور میں تعاقب کیا۔ آپ نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کی وفات سے امت مسلمہ کو ایک بہت بڑا دھچکہ لگا ہے' اس تعزیتی اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈلے والا کے امیر مولانا بختاور عثمانی' عبدالمجید ساجد' جمعیت علمائے اسلام کے عبدالغفور میرانی' میاں عبدالمجید اظہر' صوفی عبدالغفار اعوان اور مولانا نذر نے شرکت کی۔

قبول اسلام

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں محلہ کے رہنے والے محمد نواز ناریجو نامی ایک شخص نے جو گزشتہ ۲۳ سال سے قادیانی تھا' علامہ احمد میاں حمادی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا' موصوف اس سے قبل جناب غلام حسین حماد اللہ' شفیع محمد عباسی' محمد علی اور دیگر ساتھیوں کی وساطت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مفتی حفیظ الرحمٰن سے اس مسئلہ پر گفتگو کر چکے تھے۔ موصوف کے اسلام لانے کی خوشی میں ان کے دوست واحباب نے ایک ضیافت کی جس میں جمعیت علماء اسلام ضلع خیرپور کے امیر حضرت مولانا میر محمد میرک' مولانا نعمت اللہ شیخ' مولانا عبدالخالق شیخ' مولانا محمد صدیق' مولانا منور محمد میمن' قاری امیر احمد سومرو' قاری محمد انور پنھور' قاری لال محمد عباسی' قاری ظہور احمد شیخ' عبدالواحد بروہی اور دیگر جماعتی احباب نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اس موقع پر اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ فتنہ قادیانیت کے خاتمے تک پر امن جدوجہد جاری رہے گی۔

سانحہ ارتحال

گمبٹ (رپورٹ: عبدالسمیع شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے ناظم مالیات جناب جاوید احمد کے والد محترم غلام احمد شیخ گزشتہ دنوں دل کا دورہ پڑنے سے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے رہنما حضرت علامہ احمد میاں حمادی' سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور دیگر جماعتی احباب نے گمبٹ جاکر جناب جاوید احمد سے تعزیت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے والد مرحوم کو اپنی رحمت کے سائے میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس سے نوازے۔

انتقال پُر ملال

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول گوجرانوالہ کے سینئر ٹیچر خواجہ وقارالعزیز کے والد محترم اور محکمہ تعلیم کے ریٹائرڈ افسر خواجہ اختر حسین قضائے الٰہی سے حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال کر گئے۔ ان کی تدفین مقامی قبرستان میں عمل میں آئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنماؤں مولانا فقیر اللہ اختر' پروفیسر محمد اعظم' پروفیسر حافظ محمد انور' سید احمد حسین زید' حافظ احسان الواحد' مولانا الیاس قادری' محمد امان اللہ قادری اور حافظ محمد ثاقب نے مرحوم کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا ہے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے خازن پروفیسر حافظ محمد انور کی خالہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں ہیں۔ انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کا ایک تعزیتی اجلاس حافظ محمد ثاقب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ احسان الواحد' پروفیسر محمد اعظم گوندل' محمد امان اللہ قادری' سید احمد حسین زید' حافظ محمد معاویہ اور مولانا محمد الیاس قادری نے شرکت کی اور مرحومہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

حکومت ۱۹۷۳ء کے آئین میں موجود اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنائے

مانسہرہ (پ ر) مختلف مکاتب فکر کے علماء اور مختلف سیاسی' سماجی و مذہبی جماعتوں کا ایک نمائندہ اجلاس گزشتہ دنوں قاری محمد افضل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا سید غلام نبی شاہ' مولانا نذیر' قاضی رفیق الرحمٰن قمر' ملک عبدالوحید' شیراز محمود قریشی' قاضی حبیب الرحمٰن' حاجی محمد یونس' شجاعت علی خان ایڈووکیٹ' محمد صادق' ڈاکٹر محمد شفیق' قاضی محمد مشتاق اور دیگر نے کہا کہ حکومت ۱۹۷۳ء کے آئین میں موجود اسلامی دفعات کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ناموس ختم نبوت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں ممتاز عالم دین اور جے یو آئی کے مرکزی سرپرست مولانا محمد اجمل خان کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی وملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

نعت رسول مقبولؐ

حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ

نبی اکرم شفیعِ اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

عجب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی رہبر نہ پاسباں ہے
بشکلِ رہبر چھپے ہیں رہزن اُٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہیں اپنے طیبؔ مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حالِ دل کا کہوں ملیں ان سے سلام لے لو

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوّة

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوة

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخری، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے